شعاعِ نعت
ماہنامہ
لاہور
نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 17 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارۂ ابطالِ باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 17 فروری 2004 شمارہ 2

شعاعِ نعت

مشیرِ خصوصی
چودھری رفیق احمد باجوہ
ایڈووکیٹ

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر۔ اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

پبلشرز
راجا رشید محمود
صدر
ایوانِ نعت
رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر، جیم پرنٹرز لاہور

کمپیوٹر کمپوزنگ: مدنی گرافکس، فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

راجا رشید محمود

صدر ''ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)'' لاہور

چیئرمین ''سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل'' (محکمہ اوقاف پنجاب) لاہور

آئندہ شمارہ: مارچ 2004 دیوانِ نعت

طیفِ نعت

مطلع	نعت نمبر	صفحہ نمبر
جن کی باتوں میں پیمبر ﷺ کے حوالے ہی نہیں ہم نے ہاتھ ایسوں کے ہاتھوں میں تو ڈالے ہی نہیں	۱	۱۱
پیشِ درِ حضور ﷺ خمیدہ ہے سر، یہ دیکھ کیا خوفِ حشر سے میں ہُوا ہوں نڈر، یہ دیکھ	۲	۱۲
نورِ نبی ﷺ کا پھیلا تجلا جگہ جگہ اک آفتاب کا ہے سویرا جگہ جگہ	۳	۱۳
اگر غیرِ نبی ﷺ کی مدح میں کھولی زباں تو نے تو اپنے واسطے کھودا ہے گویا خود کنواں تو نے	۴	۱۴
یادِ سرور ﷺ سے جو خوش انجام ہو جائے کوئی کیوں کسی پہلو سے بھی ناکام ہو جائے کوئی	۵	۱۵
میں نے شعرِ نعت کی جس وقت زیب و زین کی عالمِ بالا سے آواز آئی ہے تحسین کی	۶	۱۶
وہ جو حسابِ خُلد میں اک مد ضرور ہے نعتِ نبی ﷺ کا نغمۂ سرمد ضرور ہے	۷	۱۷
جس شخص نے بھی نعت کی خدمت کی ٹھان لی ہاتھوں میں رخشِ وقت کی اس نے عنان لی	۸	۱۸
سرکار ﷺ پہ اترا ہے جو الہام کی صورت اس دین میں کوئی نہیں ابہام کی صورت	۹	۱۹
اڑیں گی وہاں نعتِ سرور ﷺ کی تانیں کھلیں حشر میں جب ہماری زبانیں	۱۰	۲۰

ہوئی جو طبع کی موزونیت کی نشوونما ۱۱

تو نعت گو کی ہوئی اہلیت کی نشوونما ۲۱

اسمِ آقا ﷺ لب پہ جو لاتے ہیں فرطِ شوق سے ۱۲

کیف کی لہروں میں لہراتے ہیں فرطِ شوق سے ۲۲

الفتِ سرکار ﷺ نے دل پر اثر ایسا کیا ۱۳

دیکھتا ہوں شہرِ آقا ﷺ، دیدہ ور ایسا کیا ۲۳

راہیِ غیرِ نبی ﷺ کی راہوں کا ۱۴

رُوسیہ جانو رُوسیاہوں کا ۲۴

رسولِ پاک ﷺ کے گھر میں کہ ان کے شہر میں ہوں ۱۵

ہوں ان کی خاص نظر میں کہ ان کے شہر میں ہوں ۲۵

نبی ﷺ کے ذکر کی دُنیا میں جا پُہرتا ہوں ۱۶

یہی تو کام کا میں ایک کام کرتا ہوں ۲۶

رہی طیبہ رسائی تھی نبی ﷺ کا معجزہ گویا ۱۷

میں بینا ہو گیا اُس دن سے، تب سے ہو گیا گویا ۲۷

انجمِ حق رسی کی پہلی کرن ۱۸

ہے مدیحِ نبی ﷺ کی پہلی کرن ۲۸

کر گئی مستنیر دہر کا آنگن ۱۹

"آفتابِ قِدَم کی پہلی کرن" ۲۹

یہ جو ہے میرے دل کا اُجلا پن ۲۰

اس کا باعث ہے مدحِ شاہِ زمن ﷺ ۳۰

ہے عطا و کرم کی پہلی کرن ۲۱

"آفتابِ قِدَم کی پہلی کرن" ۳۱

دے رہی ہے جو رہنمائی کرن ۲۲

وہ ہے نورِ پیمبری کی کرن ۳۲

مدحِ آقا ﷺ میں جلبِ جاہ نہ کر ۲۳

ثروت و مال و زر کی چاہ نہ کر ۳۳

روز کرتا ہوں نظارے دل کے ۲۴

یوں کہ سرکار ﷺ ہیں پیارے دل کے ۳۴

سب دھنک کے رنگ آئیں گے نظر کے سامنے ۲۵

روضۂ سرکار ﷺ ہو تو چشمِ تر کے سامنے ۳۵

سبق الفت کا جو ازبر کریں گے ۲۶

عنایت ان پہ پیغمبر ﷺ کریں گے ۳۶

نخلِ طیبہ، ثمر ہے ہر جانب ۲۷

دیکھ لو کیا اثر ہے ہر جانب ۳۷

رُخ جانبِ رفعت ہے، مدینے کا سفر ہے ۲۸

آقا ﷺ کی عنایت ہے، مدینے کا سفر ہے ۳۸

جو مزا پایا مدینے کی ہوا آنے سے ۲۹

اس کا اظہار کیا نعتِ نبی ﷺ گانے سے ۳۹

نعتوں میں گزرتی ہیں جو ساعات کسی کی ۳۰

ہونے نہیں دیں گی یہ کبھی مات کسی کی ۴۰

عظمتِ سرکار ﷺ ہے خالق کی عظمت کا ثبوت ۳۱

یہ پھٹی آنکھیں، کھلا منہ، میری حیرت کا ثبوت ۴۱

نبی ﷺ کا رحم ہے عصیاں شعار کی خاطر ۳۲

نگاہِ لطف ہے مدحت نگار کی خاطر ۴۲

حضوری میں جو کچھ لکھے ہیں حائل ۳۳

گناہوں کے کئی نقشے ہیں حائل ۴۳

جن سے آقا حضور ﷺ تھے راضی ۳۴

دوجہاں ان سے ہو گئے راضی ۔۔۔ ۴۴

اے نبی ﷺ! عطرِ صداقت آپ ہیں ۔۔۔ ۳۵

صاحبِ اعزاز رفعت آپ ہیں ۔۔۔ ۴۵

میرے آقا ﷺ! حق کی حجت آپ ہیں ۔۔۔ ۳۶

مالکِ رُشد و ہدایت آپ ہیں ۔۔۔ ۴۶

سعادت اپنی ہے سرکار ﷺ کی ثنا کا سوال ۔۔۔ ۳۷

نہ جلبِ منفعت کا اور نہ واہ وا کا سوال ۔۔۔ ۴۷

کرو تو قدسیو! بے شک مری خطا کا سوال ۔۔۔ ۳۸

مگر محبتِ پیمبر ﷺ کو کیا سزا کا سوال ۔۔۔ ۴۸

اِسرا میں تھی اک تیزیٔ رفتار حقیقت ۔۔۔ ۳۹

اور دوسری اللہ کا دیدار حقیقت ۔۔۔ ۴۹

یاد سرکار ﷺ کی اثاثہ ہے ۔۔۔ ۴۰

ایک یہ قدرتی اثاثہ ہے ۔۔۔ ۵۰

جس کو الفت ہوئی پیمبر ﷺ سے ۔۔۔ ۴۱

کیوں کرے گا وہ پیار دُنیا کو ۔۔۔ ۵۱

چاہے گر اپنی ذرا بھی بہتری انسانیت ۔۔۔ ۴۲

لے نبی ﷺ کی سادگی اور راستی انسانیت ۔۔۔ ۵۲

رات طیبہ میں یہ دیکھیں داخلی سرگوشیاں ۔۔۔ ۴۳

کر رہی تھی روشنی سے چاندنی سرگوشیاں ۔۔۔ ۵۳

ہُوا ہے حُبِّ دیں سے قلب، آباد ۔۔۔ ۴۴

نبی ﷺ سے ہے محبت جس کی بنیاد ۔۔۔ ۵۴

وہی دُنیا میں ہیں خوش بخت افراد ۔۔۔ ۴۵

"کریں جن کی رسولؐ اللہ ﷺ امداد" ۔۔۔ ۵۵

شہر جو عرش سے ہے افضل و اعلیٰ دیکھیں ۔۔۔ ۴۶

دوستو! آؤ چلو ان کا مدینہ دیکھیں ۔۔۔ ۵۶

دل نے تسکین پا کے دیکھ لیا ۔۔۔ ۴۷

در پہ آقا ﷺ کے آ کے دیکھ لیا ۔۔۔ ۵۷

ابرِ کرم ہے ایک بہانے پہ منحصر ۔۔۔ ۴۸

نغمہ نبی ﷺ کی نعت کا گانے پہ منحصر ۔۔۔ ۵۸

طامع جو ہوں تو میں فقط حسنِ قبول کا ۔۔۔ ۴۹

پیشِ نظر صلہ نہیں نعتِ رسول ﷺ کا ۔۔۔ ۵۹

ہُوا جو راہرو میرے نبی ﷺ کی راہوں کا ۔۔۔ ۵۰

وہ سربراہ ہے دُنیا کے سربراہوں کا ۔۔۔ ۶۰

حیراں ہوں اس کے چہرے کے انوار دیکھ کر ۔۔۔ ۵۱

آیا جو طیبہ کے در و دیوار دیکھ کر ۔۔۔ ۶۱

ہمارے زخمِ دروں کا جو اندمال کیا ۔۔۔ ۵۲

کرم کیا مرے آقا ﷺ نے اور کمال کیا ۔۔۔ ۶۲

پہنچ جاتا ہوں میں ہر سال طیبہ ۔۔۔ ۵۳

یہ ہے آقا ﷺ کی شفقت کا نتیجہ ۔۔۔ ۶۳

مُحبّ واحد ہے اور محبوب یکتا ۔۔۔ ۵۴

گماں معراج میں کیسا دُوئی کا ۔۔۔ ۶۴

پیمبر ﷺ سے وفا میرا عقیدہ ۔۔۔ ۵۵

اسی پر اکتفا میرا عقیدہ ۔۔۔ ۶۵

بیاں کرتا ہے فطرت کا جریدہ ۔۔۔ ۵۶

مرے آقا ﷺ کے اوصافِ حمیدہ ۔۔۔ ۶۶

"جمالِ مصطفیٰ ﷺ میرا عقیدہ" ۔۔۔ ۵۷

کہ میں بھی ہو گیا طیبہ رسیدہ ۔۔۔ ۶۷

رسالت پر ہے یوں پختہ عقیدہ ۔۔۔ ۵۸

ہیں لفظ اقرار اور معنی عقیدہ ٦٨
مدحِ آقا و مولا ﷺ عقیدہ ٥٩
یہی مذہب، یہی اپنا عقیدہ ٦٩
نبی ﷺ ہیں خاص خدا کے پیام بر تنہا ٦٠
وہ حق شناس اکیلے وہ حق نگر تنہا ٧٠
جو آئے عظیم خلق عالم سمجھ میں ٦١
تو آئیں رسولِ مکرم ﷺ سمجھ میں ٧١
کرم نبی ﷺ نے کیا، اپنا التفات دیا ٦٢
اسی ذریعے سے حق پر ہمیں ثبات دیا ٧٢
میرے بارے میں کوئی جو بھی سمجھتا پھرتا ٦٣
پڑھتا رہتا تھا درود ان ﷺ پہ میں چلتا پھرتا ٧٣
دے گا سلامی دنیوی جاہ و حشم تمھیں ٦٤
لے لیں گے جب حصار میں ان کے کرم تمھیں ٧٤
دوریٔ دینِ رسولِ ہاشمی ﷺ کب تک بھلا ٦٥
یوں بھٹکتا ہی رہے گا آدمی کب تک بھلا ٧٥
ہو جس کا قلب منور، وہ اور کیا چاہے ٦٦
کہے جو نعت سخنور، وہ اور کیا چاہے ٧٦
ان کو لے جاتی رہی کوئی تو خوبی ہر جگہ ٦٧
تھے ابوبکرؓ آقا و مولا ﷺ کے ساتھی ہر جگہ ٧٧
چشمِ خالق میں معتبر وہ ہیں ٦٨
دیکھ لو اوجِ عرش پر وہ ہیں ٧٨
اک مقتدیوں کی ہے تو اک مقتدا کی ہے ٦٩
وہ انبیاءؑ کی حیثیت، یہ رہنما ﷺ کی ہے ٧٩
طیبہ کی طرف کو جو کھلا طاق تمنا ٧٠

اس واسطے رہتا ہے بھرا طاق تمنا ٨٠
اکرام و التفاتِ پیمبر ﷺ عطا ہوا ٧١
اور میری سوچ سے کہیں بڑھ کر عطا ہوا ٨١
کہتے ہو جبکہ نعتِ نبی ﷺ نام کے لیے ٧٢
تیار رہنا تم بُرے انجام کے لیے ٨٢
طیبہ کی سرزمیں کو کہو آسماں صفت ٧٣
محمودؔ اس کی کیسے کرے گا بیاں صفت ٨٣
قولِ سرکار ﷺ سے ملتی ہے بشارت برحق ٧٤
دینِ طیبہ پہ ہے آقا ﷺ کی ضمانت برحق ٨٤
کہتی ہیں جو نعتیں یہ توانائیاں میری ٧٥
سوچو تو ہیں اصل میں دانائیاں میری ٨٥
رہا جہاں میں نہ باطل تصوّرات کا جال ٧٦
کہ توڑا رہبرِ نبی ﷺ نے سیاہ رات کا جال ٨٦
مجھ سے کلمہ نہ کسی نے بھی پڑھایا ہوتا ٧٧
بیچ میں نام نبی ﷺ کا جو نہ آیا ہوتا ٨٧
مجھے بھی سرورِ عالم ﷺ ردائے لطف ملے ٧٨
رہے بھی دور ہوں سب غم، ردائے لطف ملے ٨٨
ہوں تابع اپنے دلِ معتبر کا میں کب سے ٧٩
نیاز مند ہوں خیر البشر ﷺ کا میں کب سے ٨٩
لب پر جو ان کی بات کبھی ہے، کبھی نہیں ٨٠
اِدفاعِ مشکلات کبھی ہے، کبھی نہیں ٩٠
کہے کوئی کہ نعتوں میں تفاخر ہو نہیں سکتا ٨١
کوئی اِس سے بڑا دیں سے تمسخر ہو نہیں سکتا ٩١
مرا عریضہ جونہی پیشِ آنجناب ﷺ ہوا ٨٢

تو جو بھی رنج تھا، بھولا ہُوا سا خواب ہُوا ۹۲
مُہروں کا کھیل دیکھیے آقا ﷺ بساط پر ۸۳
مُسلم تُلے ہیں کفر سے بھی ارتباط پر ۹۳
گزارش جو بھی کی محمودؔ مدحت کے حوالے سے ۸۴
پزیرا ہو گئی آقا ﷺ کی رحمت کے حوالے سے ۹۴
رہے گا خادمِ سرکار ﷺ محشر میں بھی باعزت ۸۵
جسے الفت نہیں سرور ﷺ سے اُس بندے کی کیا عزت ۹۵
سارے آلام و مصائب سے نکلنے کے لیے ۸۶
ہم مدینے کو چلے جاں سے گزرنے کے لیے ۹۶
آئیں جو تجھ کو معنیٔ صلِّ علیٰ سمجھ ۸۷
تو اس کو لطف و فضلِ رسولِ خدا ﷺ سمجھ ۹۷
آقا ﷺ کے دم سے ہے سروسامانِ کائنات ۸۸
ذاتِ رسولِ پاک ﷺ ہے عنوانِ کائنات ۹۸
کریں گے مدد مُرسلِ رب ﷺ کسی کی ۸۹
تو دیکھیں گے چھب حشر میں سب کسی کی ۹۹
عمل کا ہم اگر روِ عمل پیشِ نظر رکھیں ۹۰
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کا ماحصل پیشِ نظر رکھیں ۱۰۰
نبی ﷺ محبوبِ رب ہیں، جو ترانے ہیں، انھی کے ہیں ۹۱
ہمیں تا مرگ جتنے گیت گانے ہیں، انھی کے ہیں ۱۰۱
قلب ہے آقا ﷺ کا اوصافِ خدا کا آئنہ ۹۲
صاف آئینہ ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کا آئنہ ۱۰۱

شاعر کے مجموعہ ہائے نعت ۱۰۳
دیگر مطبوعات ۱۰۴
اخبارِ نعت ۱۰۵

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن کی باتوں میں پیمبر ﷺ کے حوالے ہی نہیں
ہم نے ہاتھ ایسوں کے ہاتھوں میں تو ڈالے ہی نہیں

ہونٹ الفت کے بھی مدحت میں کُھلے رہتے ہیں
کلکِ اخلاص پہ سیرت کے مقالے ہی نہیں

بذلِ سلطانِ مدینہ ﷺ کے مَیں قرباں جاؤں
اپنی چوکھٹ سے سوالی کبھی ٹالے ہی نہیں

نور مکّہ میں بھی ایسے ہی نظر آتا ہے
صرف طیبہ میں ہمہ وقت اُجالے ہی نہیں

غیرِ آقا ﷺ کی ثنا میرے لبوں پر کیوں ہو
فضلِ سرکار ﷺ سے روگ ایسے تو پالے ہی نہیں

اِن کو سرکار ﷺ نکلوائیں علیؓ کے ہاتھوں
دل کے کعبے سے صنم ہم نے نکالے ہی نہیں

ان ﷺ کی طاعت نے جو محمودؔ ہمیں بخشے تھے
ہم نے افسوس، وہ اعزاز سنبھالے ہی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیشِ درِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خمیدہ ہے سر یہ دیکھ
کیا خوفِ حشر سے مَیں ہُوا ہوں نڈر یہ دیکھ

ہاتھوں کو باندھ، سر کو جھکا، اور آنکھ مُوند
کس در پہ تو کھڑا ہے، ارے بے خبر! یہ دیکھ

قبلہ نہ کیسے پُشت پناہی تری کرے
آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے مُواجہَہ پیشِ نظر یہ دیکھ

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں تو شب کا گزر تک نہیں یہاں
ہر وقت ہے مدینے میں وقتِ سحر یہ دیکھ

آماجگاہِ فکر بہشتِ بریں ہے کیوں
راہِ مدینہ کیا نہیں خُلدِ نظر یہ دیکھ

کتنی عنایتیں ہیں پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، تُو یہ سوچ
کیا کہ رہی ہے در کو مری چشمِ تر، یہ دیکھ

محمودؔ ہُوں عنایتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہَدَف
تُو بھی مری بُکا و دُعا کا اثر یہ دیکھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نورِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھیلا تجلّا جگہ جگہ
اک آفتاب کا ہے سویرا جگہ جگہ

دولت کدہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب مجھ کو مل گیا
پھیلاؤں کیوں مَیں دستِ تمنّا جگہ جگہ

زیرِ لحد، صراط پر، میدانِ حشر میں
دوں گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا حوالہ جگہ جگہ

مکّہ، مدینہ، سدرہ و عرش اور لامکاں
لہرا رہا ہے اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پھُریرا جگہ جگہ

تحریر میں، خطاب میں، شعروں کی بزم میں
مَیں نے چراغِ اُنس جلایا جگہ جگہ

خوش قسمتی نے پائی ہے چوکھٹ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بدبختیوں نے ہاتھ پسارا جگہ جگہ

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس کی مدد ہر جگہ پہ کی
محمودؔ نے بھی اُن کو پکارا جگہ جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر غیرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں کھولی زباں تُو نے
تو اپنے واسطے کھودا ہے گویا خود کُنواں تو نے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی ذکرِ خدا کے ساتھ شامل ہے
یہی دیکھا نہیں کیا، جب سُنی بانگِ اذاں تو نے

جو ناواقف نہیں اَحکامِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
تو بے عملی کی اوڑھی کس لیے ہیں دھجّیاں تو نے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ دینے سے پہلے کب پزیرا تھی
بہت کی گو بُکا و آہ و فریاد و فغاں تو نے

نہیں پایا ہے کیا خلّاقِ عالم کو کرم فرما
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر خالق سے مانگی جب اماں تو نے

پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے منوانے خدا کی حاکمیّت کو
بنا ڈالا ولیکن خواہشوں کو حکمراں تو نے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کو جانا تری محمودؔ خواہش ہے
تو اِس مقصد کی خاطر کی ہیں کیا تیّاریاں تُو نے؟

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یادِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو خوش انجام ہو جائے کوئی
کیوں کسی پہلو سے بھی ناکام ہو جائے کوئی

طاعتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خود مرکبِ ایّام ہو
کیوں اسیرِ گردشِ ایّام ہو جائے کوئی

کیوں نہ وہ وردِ زباں کر لے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کو
نام لینے ہی سے جس کا کام ہو جائے کوئی

تابعِ فرمان اُس بندے کے، خلقت کیوں نہ ہو
جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابعِ اَحکام ہو جائے کوئی

راہِ شہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اُس کو ملتا ہے سُکوں
اِس سفر میں جتنا بے آرام ہو جائے کوئی

نامور ہونے کا واحد ہے یہی اک راستہ
جا کے طیبہ میں کہیں گمنام ہو جائے کوئی

داد جس پر اس کے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ دیں محمودؔ کو
نعت ایسی ایک تو ارقام ہو جائے کوئی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے شعرِ نعت کی جس وقت زیب و زین کی
عالمِ بالا سے آواز آئی ہے تحسین کی

حُسنِ اَخلاق آپ نے پھیلایا اپنا ہر طرف
اِس طرح تبلیغ فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دین کی

زندگی بھر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امداد فرماتے رہے
بے کس و بے ثروت و زر، عاجز و مسکین کی

جانے کیوں اک دوسرے کا کاٹتے ہیں وہ گلا
بھائی چارے کی جنھیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین کی

عام ہوتی جا رہی ہے قُدسیوں میں بھی خبر
شہرِ طیبہ میں مری تکفین کی، تدفین کی

سرفروشانِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدلہ لیا
جب کسی بدبخت نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی

اُمتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلعت عطا ہو وقُر کا
یہ دُعا محمودؔ نے جس سے سُنی، آمین کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو حسابِ خُلد میں اک مَد ضرور ہے
نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نغمۂ سرمد ضرور ہے

مدحِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیال سے یہ سوچتا ہُوں مَیں
اِس زندگی کا یہ تو اک مقصد ضرور ہے

قائل درود کے نہیں پوری طرح جو لوگ
لگتا ہے ان کو سچ سے کوئی کد ضرور ہے

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عَلَی الرَّغم دوستو
کیوں امتیازِ اَبیض و اَسود ضرور ہے

کہتے ہو نعت جب تو ذرا اتنا سوچ لو
ذوقِ جدیدیت کی کوئی حد ضرور ہے

بعدِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ نہیں سکتا کوئی نبی
قائل نہیں جو اِس کا، وہ مرتد ضرور ہے

محمودؔ جو قیامِ توازُن کا ہے سبب
فرقِ زمیں پہ سبز وہ گنبد ضرور ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس شخص نے بھی نعت کی خدمت کی ٹھان لی
ہاتھوں میں رخشِ وقت کی اُس نے عنان لی

جا کر رُکا حضور ﷺ کی چوکھٹ سے مُتّصل
لاہور سے خیال نے میرے اڑان لی

آیا تھا قتل کرنے کو اور کفر پر بھی تھا
سرکار ﷺ سے سُراقہ نے پھر بھی امان لی

ہم کو کوئی اُویسؓ سا عاشق نہ مل سکا
دُنیائے عشق و الفت و ایثار چھان لی

راضی خدا ہوا تو فرشتوں نے داد دی
غازیؒ نے جب معاندِ سرور ﷺ کی جان لی

میری دعا نے پر جو لگائے درود کے
اک آن میں اُڑان سُوئے آسمان لی

کم ہو گی دل میں الفتِ محبوبِ کبریا ﷺ
ابلیس سے جو تم نے کہیں ہار مان لی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ پہ اُترا ہے جو اِلہام کی صُورت
اُس دین میں کوئی نہیں اِبہام کی صورت

مَیں بندۂ سرور ﷺ ہوں تو دُنیا کے یہ بندے
کیا مجھ کو دکھائیں غم و آلام کی صورت

صورت جو میں دیکھوں گا وہاں اپنے نبی ﷺ کی
آئے گی نظر قبر میں آرام کی صورت

لکھّی ہے کبھی نعت بہت سوچ سمجھ کر
مصرع کوئی مِل جاتا ہے الہام کی صورت

ہُوں صبحِ مدینہ کی زیارت سے مشرّف
آئی نہ نظر تیرگی شام کی صورت

قرآں کے فرامین پہ چلنا نہیں کافی
آئی ہیں حدیثیں بھی تو اَحکام کی صورت

محمودؔ کو آئے گی نظر حشر کے دن بھی
سرکار ﷺ کے اَلطاف کی، اِکرام کی صورت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُڑیں گی وہاں نعتِ سرور ﷺ کی تانیں
کھلیں حشر میں جب ہماری زبانیں

سرِ عرش بُلوایا مہماں بنا کر
خدا نے پیمبر ﷺ کو بخشیں یہ شانیں

تخیّل ہے مائل بہ پرواز میرا
مگر اِس کی طیبہ تلک ہیں اُڑانیں

خُدا نے خزانوں کی تقسیم اُن ؐ کو
عطا کی سبھی، آپ مانیں نہ مانیں

وہاں نامِ محبوبِ حق ﷺ گُونجتا ہے
جو سنتے ہیں ہم پنج وقتہ اذانیں

بچایا ہے دینِ خدا کو جو دی ہیں
شہیدانِ ناموسِ سرور ﷺ نے جانیں

مدینے سا محمودؔ قریہ نہ ہو گا
جنھیں شک ہو دُنیا کا ہر شہر چھانیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوئی جو طبع کی موزونیت کی نشوونما
تو نعت گو کی ہُوئی اہلیت کی نشوونما

حضُور ﷺ عام ہے نفسانیت کی نشوونما
دلوں میں ہو رہی ہے منفعت کی نشوونما

خدا کو بعد میں، پہلے نبی ﷺ کو پہچانا
اِسی طرح سے ہوئی معرفت کی نشوونما

حضور ﷺ یہ تو بنایا گیا تھا دیں کے لیے
مگر ہے مُلک میں لادینیت کی نشوونما

حضور ﷺ! جو بنے پھرتے ہیں دین کے داعی
ہے مقصد ان کا بھی جمہوریت کی نشوونما

حضور ﷺ! امریکہ و برطانیہ کے ہاتھوں سے
یہ دیکھیں، ہوتی ہے صیہونیت کی نشوونما

نبی ﷺ کے دین سے محمودؔ بُعد ہوتا گیا
کہ جس سے بند ہے انسانیت کی نشوونما

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسمِ آقا ﷺ لب پہ جو لاتے ہیں فرطِ شوق سے
کیف کی لہروں میں لہراتے ہیں فرطِ شوق سے

سامعین اپنے، ملائک بھی ہیں سب افلاک کے
نعت کے نغمے جو ہم گاتے ہیں فرطِ شوق سے

حلقۂ نعت و درودِ پاک کی صُورت میں ہم
اُنس کا پیغام پھیلاتے ہیں فرطِ شوق سے

میرے آقا ﷺ کی حقیقت کا خدا کو عِلم ہے
حق ہے یہ، ہم جس کو اپناتے ہیں فرطِ شوق سے

ہجر کی کیفیتوں میں بھی تو اک لذّت سی ہے
دوریٔ طیبہ کا غم کھاتے ہیں فرطِ شوق سے

ہو جو تم "سو کالڈ" انساں تو مبارک ہو تمھیں
ہم سگِ سرکار ﷺ کہلاتے ہیں فرطِ شوق سے

اُمّتی تو سب مسلماں ہیں مگر محمودؔ جی
اِس سعادت پر بھی اتراتے ہیں فرطِ شوق سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُلفتِ سرکار ﷺ نے دل پر اثر ایسا کیا
دیکھتا ہوں شہرِ آقا ﷺ، دیدہ ور ایسا کیا

کبریا کا ہاتھ ہم سمجھے نبی ﷺ کے ہاتھ کو
ہم نے رب کے حکم کے زیرِ اثر ایسا کیا

نعت تقلیدِ خدا ہے، اِس میں رہتے ہیں مگن
پوچھ کر دل سے، بہت کچھ سوچ کر ایسا کیا

سربراہِ خانۂ دل ہو گیا "صَلِّ عَلیٰ"
اِس وظیفے نے ہمارے دل میں گھر ایسا کیا

مان لی تدفین طیبہ میں مری، سرکار ﷺ نے
میں نے اپنی التجا کو مختصر ایسا کیا

زندۂ جاوید علمُ الدّین غازیؒ ہو گیا
اُلفتِ سرکار ﷺ نے اس کو امَر ایسا کیا

مَیں رہا محمودؔ زیرِ التفاتِ مصطفیٰ ﷺ
میری ہر خواہش کو رب نے معتبر ایسا کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راہی غیر نبی ﷺ کی راہوں کا
رُوسیہ جانو رُوسیاہوں کا

عکسِ گنبد کو دیکھ لیتی ہیں
حوصلہ دیکھیے نگاہوں کا

نقشِ پائے نبی ﷺ جو سر پہ ہے
کیوں کروں ذکر کج کُلاہوں کا

بات معراج کی ہے وہ، جس میں
کام ہی کچھ نہیں گواہوں کا

ان کے اسمِ گرامی سے آغاز
ہو شبوں اور صبح گاہوں کا

دفنِ طیبہ کی دے رہے ہیں دُعا
مَیں ہوں ممنون خیر خواہوں کا

پہنچے محمودؔ وہ مدینے میں
ہو تمنّائی جو پناہوں کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسولِ پاک ﷺ کے گھر میں کہ اُن کے شہر میں ہُوں
ہُوں اُن کی خاص نظر میں کہ اُن کے شہر میں ہُوں

مرے قریب کوئی غم پھٹک نہیں سکتا
ہُوں رحمتوں کے اثر میں کہ ان کے شہر میں ہُوں

حقایق آپ ہوئے جا رہے ہیں وا مجھ پر
حقیقتوں کے نگر میں کہ ان کے شہر میں ہوں

ذرا کمی نہیں پائی ہے روشنی کی کہیں
ضیائے شمس و قمر میں کہ ان کے شہر میں ہوں

پیام دل میں جو آیا ہے میرے لاسلکی
یہی ہے تازہ خبر میں کہ ان کے شہر میں ہوں

مدینے میں مری سرشاریوں کا مت پوچھو
بہشت کو ہوں سفر میں کہ ان کے شہر میں ہوں

وہ سایہ رکھتے ہیں محمودؔ لطف کا مجھ پر
مَیں ان کی راہ گزر میں کہ اُن کے شہر میں ہُوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کے ذکر کی دُنیا میں جا پسرتا ہوں
یہی تو کام کا میں ایک کام کرتا ہوں

ہیں جتنے جاگتے لمحے مِرے مُقدّر میں
مَیں دم حضور ﷺ کے لُطف و کرم کا بھرتا ہوں

مدینے جاتا ہوں اپنے خیال کے ہمراہ
خدا کے فضل سے جب بھی اُڑان بھرتا ہوں

بھروسا کر کے عنایاتِ سرورِ کُل ﷺ پر
مَیں دفنِ طیبہ کی پیشین گوئی کرتا ہوں

عجیب کیف، عجب سرخوشی سی ملتی ہے
عنابیہ کے محلّے سے جب گزرتا ہوں

سمجھتا ہوں کہ مجھے معرفت نصیب ہوئی
سرِ عزیز کو صُفّہ پہ جب مَیں دھرتا ہوں

گناہگار ہوں محمودؔ نعت گو تو ہُوا
میں لب تو کھول ہی لیتا ہوں، پھر بھی ڈرتا ہوں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِری طیبہ رسائی تھی نبی ﷺ کا معجزہ گویا
مَیں بینا ہو گیا اُس دن سے، تب سے ہو گیا گویا

مَیں جتنی دیر نعتِ سرورِ کونین ﷺ کہتا ہوں
ہے جھونکا ہر نَفَس مجھ کو سُرور و کیف کا گویا

نکلتے ہیں جو ہر صبح و مسا مِہر و مَہ و انجُم
ہے نصبُ العین اُن کا جستجوئے نقشِ پا گویا

ہُوا مَیں لرزہ براندام یوں آقا ﷺ کی چوکھٹ پر
مِرے اعصاب میں برپا ہُوا تھا زلزلہ گویا

نبی ﷺ کے ہجر میں جو اُستنِ حنّانہ روتا تھا
سبق اُلفت کا ہم کو دے گیا سُوکھا تنا گویا

تشہّد میں سلام آقا ﷺ کی خدمت میں جو بھیجا ہے
تو معراجِ نبی ﷺ کا بھید ہم پر بھی کُھلا گویا

حضوری کا جو محمودؔ آ گیا پیغام آقا ﷺ سے
تو دل اک بار پھر سے مل گیا کھویا ہُوا گویا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انجمِ حق رسی کی پہلی کرن
ہے مدیحِ نبی ﷺ کی پہلی کرن

قلب میں ہے شعاعِ یادِ نبی ﷺ
نورِ آسودگی کی پہلی کرن

مَیں جو شہرِ نبی ﷺ میں جا پہنچا
پُھوٹی دل میں خوشی کی پہلی کرن

ہے پیمبر ﷺ کو نورِ حق کہنا
مشعلِ باطنی کی پہلی کرن

۸ یادِ طیبہ کی روشنی کو کہو
مہرِ حق آگہی کی پہلی کرن

میں نے نغمہ درود کا چھیڑا
جب پڑی چاندنی کی پہلی کرن

کہہ کے محمودؔ نعت، پائی ہے
ماہتابِ خوشی کی پہلی کرن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر گئی مستنیر دَہر کا آنگن
"آفتابِ قدم کی پہلی کرن"

فیضِ نورِ قدومِ سرور ﷺ سے
ہو گئے نجم و مہر و مہ روشن

گیت گاتا ہے مدحِ آقا ﷺ کے
خُوشبوؤں سے بھرا ہُوا گلشن

رب کی رحمت کا اُس پہ سایہ تھا
جس نے تھاما حضور ﷺ کا دامن

اپنی قسمت میں دیدِ سرور ﷺ ہے
خاک میں، زیرِ قبر، زیرِ کفن

۱۰ سامنے جب نبی ﷺ کا روضہ ہو
بند آنکھیں ہوں اور جُھکے گردن

وہ ہے محمودؔ اک نگاہِ نبی ﷺ
دُور ہوتے ہیں جس سے رنج و محن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ جو ہے میرے دل کا اُجلا پن
اِس کا باعث ہے مدحِ شاہِ زمن ﷺ
ہے نُبوّت کا آخری پرتو
"آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
کھولا آقا ﷺ نے جب درِ رحمت
بند تھا کُلفتوں کا ہر روزن
صِرف کہتا ہوں نعت آقا ﷺ کی
یُوں ہے یک طرفہ میرا رُوئے سُخن
جس سے خالی کوئی نہیں لوٹا
اُس گلی کی مجھے لگی ہے لگن
میرے قلب و نظر پہ کندہ ہے
شہرِ الفت حضور ﷺ کا مسکن
ساتھ محمودؔ دے اگر قسمت
میرا شہرِ نبی ﷺ میں ہو مدفن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے عطا و کرم کی پہلی کرن
"آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
دیکھی جبریلؑ نے ستارہ سی
"آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
پڑ گئی خِلقتِ دو عالم پر
"آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
سایہ افگن ہے سب نبیوںؑ پر
"آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
صحنِ دل میں کرے قدم رنجہ
"آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
خاتمِ ہر حدُوثِ عالَم ہے
"آفتابِ قدم کی پہلی کرن"
سب کو محمودؔ مُستنیر کرے
"آفتابِ قدم کی پہلی کرن"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دے رہی ہے جو رہنمائی کرن
وہ ہے نورِ پیمبری کی کرن

ذکرِ سرکار ﷺ سے در آئی ہے
دل میں مہتابِ خرّمی کی کرن

گنبدِ سبز سے نکلتی ہے
مہرِ حقانیت کی سچّی کرن

ماہِ طیبہ ہی کی عنایت ہے
امن کی، آشتی کی داعی کرن

چھا گیا جھوٹ دہر میں مولا ﷺ
کوئی خورشیدِ راستی کی کرن!

میرے سرکار! رحمتِ عالم ﷺ
مہرِ لطف و عطا کی کوئی کرن!

راہ محمودؔ مستقیم کرے
نورِ سرور ﷺ کی ایک ہادی کرن

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ آقا ﷺ میں جلبِ جاہ نہ کر
ثروت و مال و زر کی چاہ نہ کر

طاعتِ مصطفیٰ ﷺ سے مُنہ مت موڑ
فردِ اعمال کو سیاہ نہ کر

آنکھ حکمِ نبی ﷺ سے تُو نہ چُرا
زندگی اِس طرح تباہ نہ کر

ہو نہ ذکرِ رسول ﷺ پر مُتنّج
اِس طرح وردِ لا اِلٰہ نہ کر

کام آقا ﷺ کو جو پسند نہیں
اُس طرف تو ذرا نگاہ نہ کر

کر نہ وردِ درود میں غفلت
ایسے تو شام یا پگاہ نہ کر

گھر ہی میں چھوڑ آ انا اپنی
کج مدینے میں تُو کُلاہ نہ کر

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

روز کرتا ہوں نظارے دل کے
یوں کہ سرکار ﷺ ہیں پیارے دل کے
ہجرِ طیبہ میں سُلگتی آنکھیں
پائیں گی آج سہارے دل کے
دوڑے جاتے ہیں مدینے کی طرف
ہم سمجھ پائے اشارے دل کے
پورے فرمائیں گے فضلِ حق سے
میرے سرکار ﷺ خسارے دل کے
پھر میں طیبہ میں ہُوا ہُوں حاضر
یاد نے کاج سنْوارے دل کے
عجز اور اپنے نبی ﷺ کی مدحت
ہیں یہ محمودؔ اجارے دل کے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سب دھنک کے رنگ آئیں گے نظر کے سامنے
روضۂ سرکار ﷺ ہو تو چشمِ تر کے سامنے
پھر بھی طیبہ کے لیے ہر وقت میں تیّار ہوں
ہیں شداید بھی اگرچہ سب سفر کے، سامنے
دل میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ تھا، لب پہ قُرآنِ مبیں
بہن اور بہنوئی جب آئے عمرؓ کے سامنے
بزمِ سرور ﷺ میں براءؓ کے تو تھے گرد آلُود بال
اور تھے وہ بھی رکھ جاتے تھے سنْور کے سامنے
سر خُدا کے آگے جھکنے کے لیے بے تاب تھا
آ گیا جب روضۂ سرور ﷺ نظر کے سامنے
عظمتِ محبوبِ خلّاقِ دو عالم ﷺ تھی رشیدؔ
پیشِ دل، آگے نگاہوں کے، تو سر کے سامنے

☆☆☆☆☆

سَبَق اُلفت کا جو ازبر کریں گے
عنایت اُن پہ پیغمبر ﷺ کریں گے
دُہائی دیں گے محبوبِ خدا ﷺ کی
جسارت یہ سرِ محشر کریں گے
درودِ پاک کے بارے میں طے ہے
وظیفہ اک یہی اکثر کریں گے
جو دیکھیں گے نبی ﷺ کا سبز گنبد
سلام اس کو سرِ منظر کریں گے
جونہی پائیں گے حکمِ رُستگاری
تو سب لوگوں کو ہم ششدر کریں گے
سرِ محشر مجھے بے ہوش پا کر
توجّہ شافعِ محشر ﷺ کریں گے
انھیں محمودؔ مل جائے گی منزل
رسولِ رب ﷺ کو جو رہبر کریں گے

نخلِ طیبہ ثمر ہے ہر جانب
دیکھ لو کیا اثر ہے ہر جانب
سامنے دیکھتا ہے ہر بندہ
مصطفیٰ ﷺ کی نظر ہے ہر جانب
کس لیے غم زدہ ہو بے چارو!
رحمتِ چارہ گر ہے ہر جانب
قحط آقا ﷺ ہُوا قناعت کا
کاوشِ جلبِ زر ہے ہر جانب
خیر عنقا ہے، منفعت غائب
ہر طرف شر ضرر ہے ہر جانب
چاہیے رحم کی نظر مولا ﷺ!
ظلم اب کارگر ہے ہر جانب
لطفِ سرکار ﷺ کی ہمہ گیری!
جس کا محمودؔ اثر ہے ہر جانب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ جانبِ رفعت ہے، مدینے کا سفر ہے
آقا ﷺ کی عنایت ہے، مدینے کا سفر ہے
سرکار ﷺ کی مدحت ہے، مدینے کا سفر ہے
افکار میں نُدرت ہے، مدینے کا سفر ہے
توجیہِ سعادت ہے، مدینے کا سفر ہے
رحمت کی علامت ہے، مدینے کا سفر ہے
حد درجہ مسرّت ہے مدینے کا سفر ہے
تسکینِ طبیعت ہے مدینے کا سفر ہے
اک امن کی جا، دوسری غُفراں کا سندیسا
بطحا کی مسافت ہے، مدینے کا سفر ہے
فارغ نہیں ہوتا کہ چلوں شہر سے باہر
جس کام کی فرصت ہے، مدینے کا سفر ہے
لکنت زدہ آواز ہے، لرزیدہ قدم ہیں
اک سوز ہے، رقّت ہے، مدینے کا سفر ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو مزا پایا مدینے کی ہوا آنے سے
اُس کا اظہار کیا نعتِ نبی ﷺ گانے سے
یادِ سرکار ﷺ کی دُنیا کے جو باسی ہیں، اُنھیں
اُنس شہروں ہی سے ہے اور نہ ویرانے سے
دیکھ لو شمعِ نبُوّت کے نگارِیں جلوے
آدمی تم کو نظر آئیں گے پروانے سے
کیوں نہ یکساں ہو پیمبر ﷺ کی عنایت سب پر
اِحتراز ان کو ہے اپنے سے، نہ بیگانے سے
رب کو دیکھا ہے، نہ جانا ہے، نہ پہچانا ہے
ہم نے تسلیم کیا آپ ﷺ کے فرمانے سے
کام آغاز کرو پڑھ کے درودِ سرور ﷺ
فائدہ کچھ بھی نہیں بعد میں پچھتانے سے
شغلِ مدّاحیِ سرور ﷺ میں لگا ہے ایسے
کچھ تعلّق نہیں محمودؔ کو غم کھانے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتوں میں گزرتی ہیں جو ساعات کسی کی
ہونے نہیں دیں گی یہ کبھی مات کسی کی

قرآں نے سکھایا مجھے مدحت کا سلیقہ
تعریف جو کرتی رہیں آیات کسی کی

پڑھتا ہے درود اپنے پیمبر ﷺ پہ ہمیشہ
رد کرتے نہیں آپ ﷺ یہ سوغات کسی کی

کوئی نہیں ایسا کہ جو ادراک بھی کر پائے
کی رب نے جو اسرا میں مدارات کسی کی

بخشائے گی جو حشر کے دن سیکڑوں عاصی
گردن کی وہ ہے لرزشِ اثبات کسی کی

رہتا ہے اگر طاعتِ سلطانِ عرب ﷺ میں
دن عید کا دن، رات ہے شبرات کسی کی

محمودؔ نے دیکھا ہے کہ وہ ہے نعت کا شاعر
پائی ہے جو تطہیرِ خیالات کسی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عظمتِ سرکار ﷺ ہے خالق کی الفت کا ثبوت
یہ پھٹی آنکھیں، کھلا مُنہ، میری حیرت کا ثبوت

پوچھنے یا سوچنے کی تو ضرورت ہی نہیں
ہر حدیثِ مصطفیٰ ﷺ خود ہے فصاحت کا ثبوت

ہر کہ و مہ مستفیدِ رحمتِ سرکار ﷺ ہے
کس نے پوچھا ہے کبھی بارانِ رحمت کا ثبوت

ہے جسارت جالیوں کو چومنے کی خواہشیں
چاہتے ہیں، دے وہاں تو ضبطِ اُلفت کا ثبوت

اس کو میزاں سے ہٹا کر خلد میں لے جائیں گے
لائے تو کوئی مرے آقا ﷺ سے نسبت کا ثبوت

نورِ رحمت سر بہ سر سرکارِ ہر عالم ﷺ ہُوئے
چاند اور سورج سے کیا پوچھو گے طلعت کا ثبوت

چل پڑا محمودؔ دربارِ رسولِ پاک ﷺ کو
اشک آور اس کی آنکھیں ہیں خجالت کا ثبوت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رحم ہے عصیاں شعار کی خاطر
نگاہِ لطف ہے مدحت نگار کی خاطر

درودِ پاک پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پر ہر روز
شمار کرتا ہوں روزِ شمار کی خاطر

سبب تھا رفعتِ ذکرِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی یہی
تو بدلہ قبلہ بھی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار کی خاطر

کلامِ حق کو جو دیکھو تو اس نے فرمایا
"تُوَقِّرُوْہ" نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقار کی خاطر

بروزِ حشر بھی میری یہی توقّع ہے
کرم کریں گے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاکسار کی خاطر

نہ کہہ سکا ہوں کوئی شعر لائقِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہر ایک نعت کہی اعتذار کی خاطر

قرار دیتی ہیں محمودؔ دل کو اُمیدیں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں گے دلِ بے قرار کی خاطر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضوری میں جو کچھ لکھے ہیں حائل
گُناہوں کے کئی نقشے ہیں حائل

رہِ احکامِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہ چل کر
ارم کی راہ میں خدشے ہیں حائل

عبادت کی قبولیّت ہو کیسے
مرے بے رُوح سے سجدے ہیں حائل

نظر آتا نہیں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ
ندامت کے کئی قطرے ہیں حائل

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کے رستے میں لوگو
مہینے، سال اور ہفتے ہیں حائل

درودِ پاک تک جانے کی رہ میں
وظائف کے کئی صیغے ہیں حائل

مدینے میں پہنچ جاتیں عرائض
مگر محمودؔ کے لہجے ہیں حائل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جن سے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے راضی
دو جہاں اُن سے ہو گئے راضی

مُلتفِت پائی میں نے جب منزل
دیکھے طیبہ کے راستے راضی

جان لے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق بندہ
ہو سکے تو اُنھیں کرے راضی

کیا دیارِ حبیبِ خالق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے!
جایئے راضی، آیئے راضی

اس پہ خوش ہو گیا خدائے جہاں
جس نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کر لیے راضی

آ گئیں نو بہ نو ردیفیں بھی
نعت پر پائے قافیے راضی

نعت محمودؔ نے کہی ایسی
ہو گیا اپنے آپ سے راضی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عطرِ صداقت آپ ہیں
صاحبِ اعزازِ رفعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

واقفِ اسرارِ فطرت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
"ہر زمانے کی ضرورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں"

داعیٔ اسلام و نورِ معرفت
ماحیٔ کفر و ضلالت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

زیبِ تن محبوبیت کا پیرہن
صاحبِ قوسین خلعت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

یہ خلاصہ ہے شبِ معراج کا
حق ہے معنیٰ اور صورت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں انسانِ کامل بالیقیں
وجہِ فخرِ آدمیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

ڈر نہیں محمودؔ محشر کا کہ جب
شافعِ روزِ قیامت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق کی حُجّت آپ ہیں
مالکِ رُشد و ہدایت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

برزخِ کُبریٰ کا اک معنیٰ ہے یہ
جانِ کثرت، جانِ وحدت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

سائرِ افلاک و عرش و لامکاں
اور "اَوْ اَدْنیٰ" کی قُربت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

اِستقامت اور عزیمت کا نشاں
کفر کی وجہِ ہزیمت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

رحمت ہر کون، کون اُن کے سوا
اور مردِ اشجعیّت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

اشرفُ المخلوق انساں ہو گیا
اس کی وجہِ افضلیت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

دفن جو محمودؔ طیبہ میں ہُوا
اُس کی بخشش کی ضمانت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سعادت اپنی ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا کا سوال
نہ جلبِ منفعت کا، اور نہ واہ وا کا سوال

نگاہِ لُطف و عنایت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو ہوئی
تو کیا گناہ کا قصّہ، تو کیا خطا کا سوال

وہ راہِ سرورِ ہر دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتائے گا
کوئی کرے جو کسی سے رہِ ہُدیٰ کا سوال

خدا سے پاؤ گے اس کے جواب میں ہر شے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پہ کرو عرضِ مُدّعا کا سوال

بُصیریؒ چادرِ رحمت سے پا گیا صحّت
اب اور اِس سے زیادہ ہو کیا بقا کا سوال

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنس اگر ہے تو بات بھی مانو
ہر اہلِ دل کے لیے ہے یہ ابتدا کا سوال

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب یہ مسلماں وقار پائے گا
مرے لبوں پہ ہے محمودؔ یہ سدا کا سوال

اُٹھاؤ قُدسیو! بے شک مِری خطا کا سوال
مگر محبِّ پیمبر ﷺ کو کیا سزا کا سوال

مِرے مذاقِ سُخن نے وَرَق یہ پھاڑ دیا
مِرے حوالے سے کیا مدحِ ماسوا کا سوال

جواب ملتا ہے اِسرا کی شب "فَاَوْحٰی" سے
اگر ہو آشنا سے اپنے آشنا کا سوال

درِ حضور ﷺ سے پائے مُرادیں منہ مانگی
خطا شعار کا یا مردِ پارسا کا سوال

غَلَط ہے سربسر یہ راہ سے بھٹکنا ہے
نبی ﷺ کے ہوتے ہُوئے اور آسرا کا سوال

ضروری نعت، تو طاعت بہت ضروری نہیں؟
اُٹھا ہے متن کے اندر سے حاشیہ کا سوال

جواب تجھ سے کوئی بن بھی پائے گا محمودؔ
کیا عطائے نبی ﷺ نے اگر وفا کا سوال

اِسرا میں تھی اک تیزئ رفتار حقیقت
اور دُوسری اللہ کا دیدار حقیقت

پیدا ہوئے دُنیا کے سبھی جس سے حقایق
ایسی ہیں مِرے سیّدِ ابرار ﷺ حقیقت

اِس سے تو مفر اُن کو نہ تھا، جو رہے مُنکر
سرکار ﷺ کی ہے عظمتِ کردار حقیقت

بے شبہ و شک حق ہے تو یا نورِ نبی ﷺ ہے
یا خالقِ ہر نوع کے انوار حقیقت

جو پیروئ سرورِ عالم ﷺ نہ کریں گے
لاریب ہے ان کے لیے اِدبار حقیقت

اظہر تھا مِنَ الشّمس رسُول آپ ﷺ کا ہونا
پر پا نہ سکے آپ کی کُفّار حقیقت

حق مرضئ سرکار ﷺ پہ محمودؔ ہے راضی
رکھتی ہے عجب عالمِ اَسرار حقیقت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یاد سرکار ﷺ کی اثاثہ ہے
ایک یہ قدرتی اثاثہ ہے

طاعتِ سروری ﷺ اثاثہ ہے
بس یہی معنوی اثاثہ ہے

ثروت و زر کو ڈھونڈنے والو
ذکرِ سرکار ﷺ ہی اثاثہ ہے

دیکھ کر طیبہ، میری آنکھوں میں
سرمدی شبنمی اثاثہ ہے

پوچھ لو اپنے سرورِ دیں ﷺ سے
دوستو! عاجزی اثاثہ ہے

طاعت آقا ﷺ کی طاعتِ حق ہے
اک یہی آگہی اثاثہ ہے

کوئی کچھ بھی کہے مگر محمودؔ
نعت کی شاعری اثاثہ ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس کو الفت ہوئی پیمبر ﷺ سے
کیوں کرے گا وہ پیار دنیا کو

اُن ﷺ کے اَحکام پر عمل کرنا
ڈالنا ہے مہار دُنیا کو

فیصلہ یہ مرے نبی ﷺ کا ہے
دین کو جیت، ہار دُنیا کو!

طیبہ دارُ القرار ہے، یہ دیکھ
چھوڑ دے بے قرار دنیا کو

جو نہ نخچیرِ مصطفیٰ ﷺ ٹھہرا
کیا کرے گا شکار دنیا کو

چل نبی ﷺ کے دیار کی جانب
دل سے تُو دے اُتار دُنیا کو

خاکِ طیبہ میں ہے بقا تیری
چھوڑ ناپائیدار دُنیا کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چاہے گر اپنی ذرا بھی بہتری انسانیت
لے نبی ﷺ کی سادگی اور راستی انسانیت

رب سے ہی دوری ہو تو پھر کیا رہی انسانیت
اور ہے سرکار ﷺ ہی سے آگہی انسانیت

ہے وہی مومن، وہی انساں، وہی ہے آدمی
حکمِ آقا ﷺ پر کرے جو آدمی انسانیت

جو اُخوّت کا نظام آقا ﷺ نے قایم کر دیا
اس کے اپنانے سے ہو گی باہمی انسانیت

اُس میں بھی ناگُفتنی حیوانیت دیکھی گئی
ہے ہمارے سامنے جو گفتنی انسانیت

آپ سے تو میرے آقا ﷺ کچھ بھی پوشیدہ نہیں
ہے عجب ناآدمیت عالمی انسانیت

رہنما محمودؔ وہ راہِ نبی ﷺ کو مان لے
آج کے انساں میں ہو جو واقعی انسانیت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رات طیبہ میں یہ دیکھیں داخلی سرگوشیاں
کر رہی تھی روشنی سے چاندنی سرگوشیاں

بات اپنے آقا و مولا ﷺ کی ہونی چاہیے
گفتگو سرگم میں یا ہوں سرسری سرگوشیاں

وہ تھیں مدّاحِ نبی ﷺ کی رُستگاری کے لیے
ہاتفِ غیبی نے کیں جو واقعی سرگوشیاں

اہلِ دانش سے، نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
دیدہ ریزی سے کرے دیدہ وری سرگوشیاں

میرے بارے میں شفاعت کے اثر کو دیکھ کر
سب ملائک کر رہے تھے باہمی سرگوشیاں

ہے کھُلی جنگ ان سے میری، جو نبی ﷺ سے دور ہیں
دشمنوں سے کون کرتا ہے کبھی سرگوشیاں

جب بھی رُخ محمودؔ میں نے جانبِ طیبہ کیا
میرے کانوں میں ہُوا کرنے لگی سرگوشیاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا ہے حُبِّ دیں سے قلب آباد
نبی ﷺ سے ہے محبّت جس کی بنیاد

ہے قولِ کبریا فرمانِ سرور ﷺ
"وَمَا یَنْطِقُ" جو ہے قرآں کا ارشاد

نہیں محروم لطفِ مصطفیٰ ﷺ سے
وہ خاطی ہوں کہ ہوں عُبّاد و زُہّاد

بہشت آباد ہے خاکِ مدینہ
ہر اک ذرّہ وہاں کا ہے چمن زاد

مِرے سرکار ﷺ کے ہیں نام لیوا
مِرے بچّے مِرے آبا و اجداد

بنی قسمت نگاہِ مصطفیٰ ﷺ سے
مشیّت کے قلم کا جس پہ ہے صاد

نبی ﷺ محمودؔ جب ہیں اپنے ناصر
سنائیں اور کس کو غم کی رُوداد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہی دُنیا میں ہیں خوش بخت اَفراد
"کریں جن کی رسولُ اللہ ﷺ امداد"

جہاں میں نُور زا ہے وہ سَحَر زاد
"کریں جس کی رسولُ اللہ ﷺ امداد"

نہیں دنیا و عُقبیٰ میں اُسے غم
"کریں جس کی رسولُ اللہ ﷺ امداد"

میسّر تاج اسے خُوشحالیوں کا
"کریں جس کی رسولُ اللہ ﷺ امداد"

نہ اُس کی پُوچھ کُچھ میزاں پہ ہو گی
"کریں جس کی رسولُ اللہ ﷺ امداد"

وہی پائے گا اپنے رب کو توّاب
"کریں جس کی رسولُ اللہ ﷺ امداد"

ملے محمودؔ اُس کو قُربِ خالق
"کریں جس کی رسولُ اللہ ﷺ امداد"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہر جو عرش سے ہے افضل و اعلیٰ، دیکھیں
دوستو! آؤ چلو ان ﷺ کا مدینہ دیکھیں

دل میں جن کے ہو تمنّا، درِ آقا ﷺ دیکھیں
پہلے تو گھر وہ پیمبر ﷺ کے خدا کا دیکھیں

جستجو سایۂ سرکار ﷺ کی کرنے والے
ان کی رحمت کا ہر اقلیم پہ سایہ دیکھیں

ہم قدم پائیں وہ حیرت کی فراوانی کو
آ کے طیبہ میں مسیحائی جو عیسیٰؑ دیکھیں

دیکھ سکتے ہیں جو بندے وہ مرے آقا ﷺ کو
لُطف و اِکرام و عنایات میں یکتا دیکھیں

ایسے ہیں سرورِ کونین شفیعِ محشر ﷺ
جو سیہ کار و خطاکار کو اپنا دیکھیں

میرے سرکار ﷺ کے قریے میں جو آئیں بندے
راتیں جتنی ہوں اندھیری، انھیں اُجلا دیکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل نے تسکین پا کے دیکھ لیا
در پہ آقا ﷺ کے آ کے دیکھ لیا

دیکھے قُدسی پَرے جمائے ہوئے
پیچھے اُس نقشِ پا کے دیکھ لیا

عاجزی نے بلندیاں بخشیں
روضہ جو سر جھکا کے دیکھ لیا

دل سے مانا خدا کی ہستی کو
ہم نے طیَبہ میں جا کے دیکھ لیا

نکلی معراج آدمیّت کی
خاکِ طیَبہ کو پا کے دیکھ لیا

عاجزی پائی شہرِ طیَبہ میں
جب عَقَب میں اَنا کے، دیکھ لیا

میں نے محمودؔ اپنے خالق کو
طیَبہ سے دل لگا کے، دیکھ لیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابرِ کرم ہے ایک بہانے پہ منحصر
نغمہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت کا گانے پہ منحصر

قسمت بنے، خوشی ملے، پاؤں دلی مراد
یہ سب ہے میرے طیبہ کو جانے پہ منحصر

سچ ہے کہ لے محبّتوں کی، دُھن خلوص کی
ہے عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترانے پہ منحصر

مدحِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری دلآویزیاں ہُوئیں
جاں کی کہانی، دل کے فسانے پہ منحصر

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہِ عنایت کا ایک رُخ
ہے اپنے دل کا حال سنانے پہ منحصر

خالی یہاں سے کوئی نہ لوٹے گا حشر تک
ایسی سخا ہے ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھرانے پہ منحصر

محمودؔ میرا شہرِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنچنا تھا
کچھ اِبتلا و رنج اُٹھانے پہ منحصر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طامع جو ہُوں تو مَیں فقط حُسنِ قبول کا
پیشِ نظر صلہ نہیں نعتِ رسُول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

دُنیا میں حد سے بڑھ گئیں جب سب بُرائیاں
موقع وہی تھا رحمتِ حق کے نزول کا

بلبل سے جس نے نغمۂ نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنا
منہ رہ گیا کُھلے کا کُھلا ایسے پھول کا

بُھولا درود جو، وہ نہ پہنچا بہشت تک
کیسا ضرر ہے، دیکھ لو، اِس ایک بھول کا

طیّبہ کی روشنی تو ہے طیّبہ کی روشنی
لائے کوئی جواب کہیں خاک دھول کا

فریاد میری یُوں بھی سُنی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دیتا رہا ہوں واسطہ اُن کو بتولؓ کا

محمودؔ تم کو حُزن کیا، تم کو ملال کیوں
دُکھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے دور کیا ہر ملول کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوا جو راہرو میرے نبی ﷺ کی راہوں کا
وہ سربراہ ہے دُنیا کے سربراہوں کا

تُو چشمِ نم لیے شہرِ رسول ﷺ میں پہنچے
ذرا سا تجھ کو جو احساس ہو گناہوں کا

تمھی تو صرف نہیں ایک ٹکٹکی باندھے
درِ نبی ﷺ پہ ہے مجمع لگا نگاہوں کا

حضور ﷺ اب تو برس جائے لطف کا بادل
دھواں غلیظ نکلنے لگا ہے آہوں کا

وہی تو کیا مِرے آقا ﷺ کا شہرِ پاک نہیں
جدھر کو رُخ ہے زمانے کی شاہراہوں کا

نبی ﷺ کے در کے گداؤں کا دیکھ کر رُتبہ
وہ دیکھ اُترا ہُوا چہرہ کج کُلاہوں کا

مَیں صرف نعت تک محدود مت کروں خود کو
عجب ہے مشورہ محمودؔ "خیر خواہوں" کا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حیراں ہوں اُس کے چہرے کے انوار دیکھ کر
آیا جو طیبہ کے در و دیوار دیکھ کر

جنّت کا اک محل ہُوا طیبہ کو منتقل
میرا بہشت جانے سے انکار دیکھ کر

عَامُ الْوُفُوْد میں بہت اسلام لائے لوگ
خُلق اُن ﷺ کا، اُن کی عظمتِ کردار دیکھ کر

کیا میری کیفیت ہوئی، کیسے کروں بیاں
طیبہ کے دور ہی سے کچھ آثار دیکھ کر

ہے وجہِ فخر اس کی زیارت مِرے لیے
آیا ہو جو حضور ﷺ کا دربار دیکھ کر

ہر کائنات عالمِ حیرت میں بُت بنی
اِسْرَا کی رات کے کئی اَسرار دیکھ کر

تحسین قدسیانِ فلک نے بھی کی رشیدؔ
محمودؔ کا نتیجۂ افکار دیکھ کر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمارے زخمِ دروں کا جو اندمال کیا
کرم کیا مرے آقا ﷺ نے، اور کمال کیا
جواب میں نے بھی آقا ﷺ کا نام لے کے دیا
کوئی ملائکہ نے مجھ سے جب سوال کیا
جھکا نہ تُو اگر آقا حضور ﷺ کے در پر
سرِ عزیز کو اپنے لیے وبال کیا
کوئی بھی دم نہ رہا اُن کے لطف سے خالی
ہر اک مقام پر اُن کے کرم نے خیال کیا
درِ نبی ﷺ پہ کھڑا ہو کے، مجھ سے عاصی نے
سلام اُن کو کیا، اور بہ اِنفعال کیا
مدد کو پہنچے اُسی وقت دستگیرِ جہاں
شفیعِ حشر ﷺ کا عاصی نے جب خیال کیا
اسے حضور ﷺ کے قدموں کی سمت دفنانا
اگر رشید نے طیبہ میں انتقال کیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچ جاتا ہُوں مَیں ہر سال طیبہ
یہ ہے آقا ﷺ کی شفقت کا نتیجہ
ملی ہے ایسی یکتائی نبی ﷺ کو
مثیل اُن کا، نہ ہمسر اور نہ سایہ
مقابل آئے کوئی چاند سُورج!
وہ ہے خاکِ درِ سرور ﷺ کا ذرّہ!
چلو شہرِ رسُولِ کبریا ﷺ کو
یہی تو ایک ہے جنّت کا رستہ
ہوئے نزدیک تر "قوسین" سے بھی
حقایق سے اُٹھا اِسرا میں پردہ
رجب میں لامکاں کا ذکر چھیڑو
کوئی ناظر، کوئی منظور چہرہ!
کہے جاتا ہُوں مَیں محمودؔ نعتیں
مرے دل پر عقیدت کا ہے قبضہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُحِب واحِد ہے اور محبُوب یکتا
گماں معراج میں کیسا دُوئی کا

سرِ محشر ہمارے کام آیا
حبیبِ خالقِ اکبر ﷺ کا منشا

اطاعت جس نے کی اپنے نبی ﷺ کی
مطیعِ رب وہی بندہ ہے گویا

جو جلبِ منفعت پیشِ نظر ہے
تعلّق نعت سے پھر تیرا کیسا

وہی سارے مہینوں سے ہے افضل
ہوئے جس ماہ میں سرکار ﷺ پیدا

نبیؐ آخریں ﷺ کے بعد لوگو!
نبُوّت کا ہر اک داعی ہے جھُوٹا

درودِ پاک کا وردِ ارادت!
یہی تو کام ہے محمودؔ اچّھا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ سے وفا میرا عقیدہ
اِسی پر اِکتفا میرا عقیدہ

توسُّل سے حبیبِ کبریا ﷺ کے
خدا سے رابطہ میرا عقیدہ

مددگار و مُعیں میرے نبی ﷺ ہیں
یہی ہے اور تھا میرا عقیدہ

براہِ طیبۂ سرکارِ والا ﷺ
حصولِ اہتدا میرا عقیدہ

نبی ﷺ پہنچیں گے محشر میں مدد کو
یہی ذوقِ رجا میرا عقیدہ

درودِ پاک کا وردِ مسلسل
وظیفہ یہ مرا میرا عقیدہ

مِرے محمودؔ ہیں یاور پیمبر ﷺ
کوئی ہو اور کیا میرا عقیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیاں کرتا ہے فطرت کا جریدہ
مرے آقا ﷺ کے اوصافِ حمیدہ

ضروری ہے، غلامِ مصطفیٰ ﷺ ہو
کوئی بے دام ہو یا زرخریدہ

پہنچ جاتا ہے صبح و شام طیبہ
ہے گو طیرِ تخیُّل پَر بُریدہ

جلالت قُبّۂ خضرا کی دیکھو
نگوں سر ہے یہاں ہر سرکشیدہ

کہاں ذکر اور کہاں دیدِ مدینہ
"شنیدہ کے بُوَد مانندِ دیدہ"

مرا ذمّہ، اگر قسمت نہ بدلے
چلے طیبہ کو ہر حرماں رسیدہ

نبی ﷺ کے دشمنوں کے واسطے ہے
زباں محمودؔ کی تیغِ کشیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"جمالِ مُصطفیٰ ﷺ میرا عقیدہ"
کہ میں بھی ہو گیا طیبہ رسیدہ

درِ آقا ﷺ پہ جو ہے آبدیدہ
وہ بندہ ہے خدا کا برگزیدہ

مَشامِ جاں مُعطّر کر رہا ہے
گُلِ مدحِ نبی ﷺ ہے نو دمیدہ

لیے اشکِ ندامت جا مدینے
ترے کام آئے گا رنگِ پریدہ

کوئی دیکھے تو میری سربلندی
رہا چوکھٹ پہ ان ﷺ کی سرخمیدہ

کلامِ رب ہے قرآں، مانتے ہیں
لبِ سرور ﷺ سے ہے لیکن شنیدہ

درودِ پاک سے بے رغبتی پر
دلِ محمودؔ ہوتا ہے کبیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسالت پر ہے یوں پختہ عقیدہ
ہیں لفظ اقرار اور معنیٰ عقیدہ

پیمبر ﷺ کی شفاعت پر یقیں ہے
خدا نے یہ ہمیں بخشا عقیدہ

درود و نعتِ سرکارِ دو عالم ﷺ
مرے آبا کا ہے ورثہ عقیدہ

نبی ﷺ ہیں ناصر و یاور ہمارے
اسے ایماں کہو تم، یا عقیدہ

لحد میں اور سرِ میزانِ محشر
"جمالِ مصطفیٰ ﷺ میرا عقیدہ"

نہیں ہے اُوپری دل سے عقیدت
نبی ﷺ سے اُنس ہے گہرا عقیدہ

جو تھا اصحابِؓ سرکارِ جہاں ﷺ کا
وہی محمودِ عاصی کا عقیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ آقا و مولا ﷺ عقیدہ
یہی مذہب، یہی اپنا عقیدہ

نبی ﷺ محبوبِ ربُّ العالمیں ہیں
یہی ہے صاف اور سیدھا عقیدہ

مدینے میں ہُوئی ہے آنکھ بینا
نہیں رکھتے ہیں ہم اندھا عقیدہ

نہ کی تعمیلِ اَحکامِ پیمبر ﷺ
تو گویا ہے تہ و بالا عقیدہ

مرے سرکار ﷺ ہیں قرآنِ ناطق
یہی فی الجُملہ ہے سارا عقیدہ

فرشتے بھی سُنیں گے مجھ سے نعتیں
جو میرا قبر میں پوچھا عقیدہ

جو ہیں مدحت سرایانِ پیمبر ﷺ
ہے عشقِ مصطفیٰ ﷺ اُن کا عقیدہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں خاص خدا کے پیام بر تنہا
وہ حق شناس اکیلے، وہ حق نگر تنہا

پسیجا دل نہ کسی اور بات پر میرا
کہ ذکرِ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پُر اثر تنہا

جسے سوائے مدیحِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ کچھ آیا
فرشتے مانیں گے بس اُس کو نکتہ ور تنہا

اکیلا پھر بھی نہ چھوڑا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یادوں نے
رہا ہُوں کہنے کو یوں تو مَیں عمر بھر تنہا

مجھے تو اور کسی شے کا اعتبار نہیں
بُلاوا ہے مِرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معتبر تنہا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر جو کل رات ایک بزم میں تھا
اثر پذیر ہوئی میری چشمِ تر تنہا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در کی طرف ہی نگاہیں ساری تھیں
نہیں تھی تیری ہی محمودؔ اک نظر تنہا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو آئے اَلَمِ خلقِ عالم سمجھ میں
تو آئیں رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ میں

درِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو عظمت سمجھ لو
سرِ عجز کا آئے گا خم سمجھ میں

اثر ہے حقیقت میں یادِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کسی کو جو آ جائے شبنم سمجھ میں

بہت ہم نے معراج کا حال جانا
حقیقت مگر آئی ہے کم سمجھ میں

ولادت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوئی جب تو آئی
دعائے مسیحائے مریمؑ سمجھ میں

کلامِ خدا کو جو سمجھیں تو آئے
مقامِ رسولِ مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ میں

جو قرآن محمودؔ دیکھو تو آئے
پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کا عالم سمجھ میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا، اپنا التفات دیا
اسی ذریعے سے حق پر ہمیں ثبات دیا

خدا کے سامنے کیوں ہم نہ سربسجدہ رہیں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیا تو ہمیں جامعُ الصّفات دیا

جواب انھوں نے دیا ہے کرم کی صورت میں
انھیں جو اُمّتی نے ہدیۂ صلوٰۃ دیا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکتۂ قُربِ خُدائے واحد سے
جہاں کو بُعدِ وُد و عُزّیٰ و منات دیا

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کی بلندی سے
ہمیں اشارۂ تسخیرِ کائنات دیا

ملائکہ نے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اک اشارے پر
گناہ گار کو پروانۂ نجات دیا

خدا نے ہم کو مضامینِ نو عطا کر کے
بہ بابِ نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حُسنِ ممکنات دیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے بارے میں کوئی جو بھی سمجھتا پھرتا
پڑھتا رہتا تھا درود اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ مَیں چلتا پھرتا

خوف اللہ کا سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بٹھایا دل میں
یہ نہ ہوتا تو مَیں لوگوں سے بھی ڈرتا پھرتا

اُلفتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو قبضہ کرتی
اور جذبہ کوئی کیوں دل میں مچلتا پھرتا

مجھ کو بُلواتے نہ ہر سال جو طیبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
صُورتِ شمعِ شبِ ہجر، مَیں جلتا پھرتا

اس کی سبزی پہ جو گنبد کا نہ سایہ ہوتا
ہر ہرن دل کی چراگاہ میں چرتا پھرتا

خواب میں جس کو پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوتی
بلکیوں وہ جوشِ مسرّت سے اُچھلتا پھرتا

استقامت مجھے محمودؔ ملی نعتوں سے
کیوں میں ہر وادیٔ مدحت میں پھسلتا پھرتا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دے گا سلامی دُنیوی جاہ و حَشَم تمھیں
لے لیں گے جب حصار میں اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم تمھیں

راہِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ چل کے بنو گے خدا کے دوست
ہو گا یہاں وہاں نہ کوئی حُزن و غم تمھیں

تم کو انھوں نے بے کہے اُمّت میں لے لیا
لگتا ہے کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم یہ بھی کم تمھیں

کھائی قسم قلم کی اور مدحِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
پھر دے دیا ہے شاعرو! رب نے قلم تمھیں

انگی مدد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آدمؑ نے، نوحؑ نے
شانِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتاتے ہیں ہم تمھیں

رو، جو مغفرت کا ذرا بھی خیال ہے
کرنا ہے ذکرِ سرورِ دیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دم بہ دم تمھیں

مودؔ سر جھکائے مدینے کو چل پڑو
ظمت عطا کرے گا یہ گردن کا خم تمھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دُوریٔ دینِ رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب تک بھلا
یُوں بھٹکتا ہی رہے گا آدمی کب تک بھلا

جس کے ڈانڈے دل کی گہرائی سے جا ملتے نہ ہوں
محض ایسا دعوئ عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کب تک بھلا

آگہی کا منبع و مصدر تو ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یہ زمانے کا فریبِ آگہی کب تک بھلا

اُلفتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک ایک لمحہ ہو بسر
زندگی کی سوچیے تو زندگی کب تک بھلا

بات پہنچاؤں گا اب مَیں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
اپنے چُنگُل میں رکھے گی بے بسی کب تک بھلا

مَیں گیارہ ماہ تک اِس سوچ میں رہتا ہوں گُم
ہو گی اُن کے در پہ اپنی حاضری کب تک بھلا

کب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمودؔ کو دیدار بخشیں خواب میں
دوستوں کی اس کی حالت پر ہنسی کب تک بھلا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو جس کا قلب مُنوّر، وہ اور کیا چاہے
کہے جو نعت سخنور، وہ اور کیا چاہے
جہانِ دنیا میں بھی اور جہانِ حشر میں بھی
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے ہوں یاور، وہ اور کیا چاہے
درود میرا وظیفہ، خدا کا کام یہی
ہو جس کا ہمنوا داور، وہ اور کیا چاہے
وہ جس پہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذرا قیام کیا
جو دیکھ آیا وہ پتّھر، وہ اور کیا چاہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضے کا منظر تو سارے دیکھتے ہیں
جو دیکھ لے پسِ منظر، وہ اور کیا چاہے
جو دیدِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ پائے
لحد میں اور سرِ محشر وہ اور کیا چاہے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر میں محمودؔ جو پہنچ جائے
رسا ہو جس کا مُقدّر، وہ اور کیا چاہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان کو لے جاتی رہی کوئی تو خوبی ہر جگہ
تھے ابوبکرؓ آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی ہر جگہ
کوئی نورانیتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اندازہ کرے
دیکھنے والوں کو ملتی ہے تجلّی ہر جگہ
میں نے جب پوچھا کلامِ حق سے تو واضح ہُوا
سامنے رکھّی ہے رب نے ان کی مرضی ہر جگہ
دُنیا و عُقبیٰ کے جو ہیں مرحلے مشکل تریں
کام آئے گی پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی ہر جگہ
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در سے بندے مانگتے، جو چاہتے
کرتے پھرتے ہیں نجانے کیوں گدائی ہر جگہ
"رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن" کا اک یہی مفہوم ہے
رحمتِ سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یقینی ہر جگہ
صرف اک محمودؔ کے دل پر نہیں ہیں حکمراں
میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے قائم پادشاہی ہر جگہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چشمِ خالق میں معتبر وہ ہیں
دیکھ لو اوجِ عرش پر وہ ہیں

یہ حقیقت ہے بے خبر بندے!
ہر حقیقت سے باخبر وہ ہیں

خلوتِ لامکاں میں رب کے سوا
اور کوئی نہیں، مگر وہ ہیں

ان کی مرضی کو رب نے چاہا ہے
اُس طرف ہے خدا، جدھر وہ ہیں

اِس جہاں میں اور اگلی دنیا میں
میرے تو مطمحِ نظر وہ ہیں

عبد ہم، عبدہٗ مِرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
منتظِر ہم ہیں، منتظَر وہ ہیں

اُن سے محمودؔ کا تعلّق ہے
یہ بچارا ہے، چارہ گر وہ ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اک مُقتدیوں کی ہے تو اک مُقتدا کی ہے
وہ انبیاءؑ کی حیثیت، یہ رہنما (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہے

اُمّت کی صف میں آپ نے بھجوا دیا ہمیں
ہم پر عنایت ایسی حبیبِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہے

اُس کو "فَاَوْحٰی" کہ کے خدا نے چھپا دیا
جو بات آشنا سے ہے اور آشنا کی ہے

یہ مہر و مہ جو محوِ سفر ہیں شبانہ روز
ان کو تلاش آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کے نقشِ پا کی ہے

قولِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رُو سے ہے مومن فقط وہی
الفت ہر اک سے بڑھ کے جسے مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہے

مہجورِ طیبہ ایک، تو ہے ایک لُطف یاب
اک نارسا کی بات ہے اور اک رسا کی ہے

اوڑھوں میں خاکِ طیبہ، سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بعدِ مرگ
محمودؔ میرے دل میں یہ خواہش سدا کی ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کی طرف کو جو کھلا طاقِ تمنّا
اس واسطے رہتا ہے بھرا طاقِ تمنّا

دروازۂ حاجت پہ عنایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ہے لطفِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتا طاقِ تمنا

جس کو نہ ہو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹکڑوں پہ بھروسا
بھر سکتا ہے کب اس کا بھلا طاقِ تمنا

ہو جائے تمام عمرِ رواں میری مدینے
کہتا ہے یہ ہر صبح و مسا طاقِ تمنا

جتنا ہے کرم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زیادہ
اتنا تو نہیں میرا بڑا طاقِ تمنا

ملتی ہے ہر اک چیز اسے جب اُسی در سے
وا رہتا ہے طیبہ کو مرا طاقِ تمنا

بھر لایا ہوں محمودؔ اسے شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
مُدّت سے جو خالی تھا مرا طاقِ تمنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اکرام و التفاتِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا ہُوا
اور میری سوچ سے کہیں بڑھ کر عطا ہُوا

کثرت میں اس کی، رہ نہیں سکتی کسر کوئی
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا سے جو ''کوثر'' عطا ہُوا

نعتِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سنانے کے واسطے
اذنِ شگفتِ لب سرِ محشر عطا ہوا

حاجت اسے ہو کیا کسی آبِ حیات کی
آبِ مدینہ کا جسے ساغر عطا ہوا

طیبہ کے تذکرے کا مجھے اذن مل گیا
اور اذن بھی وہ جو سرِ منظر عطا ہوا

کیوں سر بسجدہ مَیں نہ رہوں پیشِ کبریا
مجھ کو قلم جو نعت کا خوگر عطا ہوا

محمودؔ میں نے جو بھی کچھ مانگا غفور سے
مجھ کو درِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برابر عطا ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتے ہو جبکہ نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام کے لیے
تیّار رہنا تم بُرے انجام کے لیے

سب کے لیے نبی ہیں ہمارے رسولِ پاکؐ
پیغامِ امن ان کا سب اَقوام کے لیے

نارِ سَقَر ہے دشمنِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نصیب
باغِ بہشت آپ کے خُدّام کے لیے

مجھ کو عطا کیا جو مدیحِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذوق
قسمت نے لتّے گردشِ ایام کے لیے

پہنوں وہی مَیں زیرِ زمینِ بقیعِ پاک
ملبُوس جو پسند ہے اِحرام کے لیے

افسوس، ہم سے اب وہ سنبھالے نہیں گئے
ہم نے قبالے اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو انعام کے لیے

محمودؔ میری عرض نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گئی
تخیل یا صبا رہی پیغام کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طَیبہ کی سرزمیں کہ جو ہے آسماں صِفت
محمودؔ اُس کی کیسے کرے گا بیاں صِفت

سب عالمین ہیں اُسی کے سایے کے تلے
رحمت رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے سائبان صفت

پُھوٹیں یہیں سے، جتنی بھی یہ کہکشائیں ہیں
خاکِ مدینہ کو نہ کہو کہکشاں صفت

یہ تو مَشامِ جان تک میں ہے رچی بسی
کیا کر سکیں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، لفظ و بیاں صفت

بُنیاد تو کلامِ خدائے حکیم ہے
کرتا ہے گو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سارا جہاں صفت

قرآں کے تیس پارے ہیں جس سے بھرے ہوئے
کر پائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ کیسے زباں صفت

محمودؔ اس کو تم کرم کی انتہا کہو
کج مج بیانیاں بھی رہیں ارمغاں صِفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قولِ سرکار ﷺ سے ملتی ہے بشارت برحق
دفنِ طیبہ پہ ہے آقا ﷺ کی ضمانت برحق

راز یہ حشر کے روز کھلے گا سب پر
اختیار اُن کو کیے رب نے ودیعت برحق

زندہ ہیں تو بھی پیمبر ﷺ کے کرم کے باعث
ہم کو محشر میں بھی ہے اُن کی ضرورت برحق

یہ حدیث آج بھی لکھی ہے سرہانے کی طرف
ہے کبائر کے لیے ان ﷺ کی شفاعت برحق

اُن کے ہونے سے عذاب اِس پہ نہیں آئے گا
اپنی اُمّت پہ نبی ﷺ کی ہے عنایت برحق

مدّعی اب جو نبوّت کا ہے، وہ جھوٹا ہے
میرے سرکار ﷺ پہ ہے ختم رسالت برحق

ان کی طاعت کا بھی محمودؔ ذرا خیال رہے
نعت کے بارے میں یہ تری عقیدت برحق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہتی ہیں جو نعتیں یہ تولّائیاں میری
سوچو تو یہ ہیں اصل میں دانائیاں میری

میں نعت کی خدمت پہ جو مامُور ہُوا ہُوں
مختص اِسی خاطر ہیں توانائیاں میری

دل کا مجھے آقا ﷺ نے شہنشاہ بنایا
دریوزہ گرِ لُطف ہیں دارائیاں میری

سرکار ﷺ نے احقر کو غلام اپنا بتایا
یوں، ہو نہ سکیں حشر میں رُسوائیاں میری

ہوتی ہے رسائی جو مری شہرِ نبی ﷺ میں
لُکنت زدہ ہو جاتی ہیں گویائیاں میری

"اَلطَّالِعُ لِیْ" کی لبِ سرور ﷺ سے نویدیں
سنتے ہی خطائیں جو تھیں، اِترائیاں میری

محمودؔ ہیں مدّاحی ہر سرکار ﷺ کے باعث
تا حشر یہ پھیلی ہُوئی پہنائیاں میری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہا جہاں میں نہ باطل تصوّرات کا جال
کہ توڑا مہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیاہ رات کا جال
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے ٹکڑوں میں بٹ گیا فی الفور
وُد و منات کا، عُزّٰی کا اور لات کا جال
حسابِ حشر و لَحَد سے مجھے رِہائی ملے
جو ٹوٹ جائے مدینے میں یہ حیات کا جال
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی حقّانیت کو کیا روکے
کہ ہر طرح سے شکستہ ہے ذات پات کا جال
چلے جو حکمِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ آج کا مُسلم
گرے گا کٹ کے سبھی قومی مُشکلات کا جال
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی اُمت کو ساری دُنیا میں
لیے ہوئے ہے لپیٹے میں واقعات کا جال
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں نے مذہب کے "رہنما" بن کر
کیا ہے کیموفلاج آج ذاتیات کا جال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ سے کلمہ نہ کسی نے بھی پڑھایا ہوتا
بیچ میں نامِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو نہ آیا ہوتا
حِدّتِ روزِ قیامت کی کوئی فکر نہ تھی
میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر کا جو سایہ ہوتا
چاہتے تھے جو مدینے میں عنایت اُن صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اشک آنکھوں سے ندامت کا بہایا ہوتا
جو مصیبت بھی تھی، مُنہ موڑ کے چل دی ہوتی
نغمۂ الفتِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو گایا ہوتا
حشر میں تم کفِ افسوس ملو گے، اے کاش!
غیرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل میں نہ بسایا ہوتا
جانے کرتے ہیں ثنا اوروں کی شاعر کیسے
حُسنِ دنیا نے ہمیں بھی تو رُجھایا ہوتا
تمغا محمودؔ یہ میزان پہ کام آنا تھا
نام جارُوب کشوں میں جو لکھایا ہوتا

مجھے بھی سرورِ عالم ﷺ! ردائے لُطف ملے
بُرے بھی دور ہوں سب غم، ردائے لطف ملے
قبول میری بھی کوئی تو نعت ہو جائے
بُصیریؒ والی کسی دم ردائے لطف ملے
ردا ہے آپ کی جو قسمتیں بدلتی ہے
خدائے پاک کے محرم ﷺ! ردائے لطف ملے
وہ خوش نصیب ہے، جس پر کرم رکھیں آقا ﷺ
جسے حضور ﷺ سے پیہم ردائے لطف ملے
کمی یہ ایسی ہے، پوری جو نہیں سکتی
جو اوڑھنے کو تجھے کم ردائے لطف ملے
حضور ﷺ دُنیا میں رُسوا و خوار ہیں مُسلم
کرم کی پائیں نظر ہم، ردائے لطف ملے
غلامِ کعبؓ و بُصیریؒ رشیدؔ مضطر ہے
اسے رسولِ معظّم ﷺ ردائے لُطف ملے

ہُوں تابع اپنے دلِ معتبر کا مَیں کب سے
نیاز مند ہوں خیرُ البشر ﷺ کا مَیں کب سے
رکھے ہوئے ہوں نبی کریم ﷺ کے در پر
ہدیّہ جان کا، قلب و نظر کا میں کب سے
خدا کا مجھ پہ یہ فضل و کرم ہے، شیدا ہُوں
نبی ﷺ کے شہر کے دیوار و در کا میں کب سے
درود گو بھی ہُوا ہوں تو نعت گو بھی ہُوا
شبانہ روز کا، شام و سحر کا مَیں کب سے
بنامِ پنجتنِ پاک ہے کرم کہ ہُوا
غلام سرورِ عالم ﷺ کے گھر کا میں کب سے
مجھے بھی آقا ﷺ شہیدیؒ کی موت مل جائے
کہ راہرو ہوں اُسی رہگزر کا میں کب سے
سُنا ہے "طَالِعُ لِیْ" کا حضور ﷺ سے مُژدہ
تو منتظر ہوں کرم کی نظر کا مَیں کب سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لب پہ جو اُن ﷺ کی بات کبھی ہے کبھی نہیں
اِدفاعِ مُشکلات کبھی ہے کبھی نہیں

جب وجہِ کائنات ﷺ کا ہر دم نہیں خیال
عرفانِ کائنات کبھی ہے کبھی نہیں

یہ کیا کہ دائمی نہیں ذکرِ رسولِ پاک ﷺ
اِس راہ پہ ثبات کبھی ہے، کبھی نہیں

یوں رب کی مُستقِل نہیں تجھ پہ عنایتیں
لب پہ ترے صلوٰۃ کبھی ہے کبھی نہیں

آقا ﷺ کی زندگی کو تو دشمن نہ کہہ سکے
وہ جامعُ الصِّفات کبھی ہے کبھی نہیں

سرکار ﷺ خود جواب دیں میرے سلام کا
دل پہ یہ واردات کبھی ہے کبھی نہیں

محمودؔ جو لکھی گئی سیرت حضور ﷺ کی
تدوینِ واقعات کبھی ہے کبھی نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کہے کوئی کہ نعتوں میں تفکُّر ہو نہیں سکتا
کوئی اِس سے بڑا دیں سے تمسخُر ہو نہیں سکتا

جسے نورِ نبیؐ آخریں ﷺ سے واقفیت ہے
وہ بندہ تو پرستارِ مہ و خُور ہو نہیں سکتا

ازل سے طے ہے، دینِ حضرتِ محبُوبِ خالق ﷺ میں
تبدُّل ہو نہیں سکتا، تغیُّر ہو نہیں سکتا

اگر نامِ نبی ﷺ سُن کر، درود اُن پر نہ بھیجو گے
خلا ایسا نظر آئے گا جو پُر ہو نہیں سکتا

نبی ﷺ کے اُمّتی آپس میں بھائی ٹھہرے ہیں
یہاں بے گانگی کا تو تصوُّر ہو نہیں سکتا

جو مَیں ہوں نعت گو تو عاجزی ہے میرا سرمایہ
خدا کے فضل سے مجھ کو تبختُر ہو نہیں سکتا

نبی ﷺ محمودِ عصیاں کوش کو طیبہ بُلاتے ہیں
کرم ایسا بھی کیا وجہِ تحیُّر ہو نہیں سکتا!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرا عریضہ جونہی پیشِ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا
تو جو بھی رنج تھا، بھولا ہوا سا خواب ہوا

درِ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بذل و نوال کے صدقے!
سوالی جو بھی نظر آیا، فیض یاب ہوا

کلامِ حق سے ملے ہیں دروسِ نعت مجھے
مرے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی الفت مرا نصاب ہوا

مرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی مجھ کو مغفرت کی سند
اگرچہ مجھ سے گناہوں کا ارتکاب ہوا

خدا کا ہو گا کرم بے حساب احقر پر
درودِ پاک کا جس وقت بھی حساب ہوا

حساب کے بھی بکھیڑوں سے بچ گیا احقر
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل سے اس کا نہ احتساب ہوا

جریدہ "نعت" کے اجرا کے واسطے یارو
خدا کا شکر کہ محمودؔ انتخاب ہوا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مہروں کا کھیل دیکھیے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بساط پر
مسلم تلے ہیں کفر سے بھی ارتباط پر

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ظلم کا ہے تسلّط یہاں وہاں
پہرے بٹھا دیے گئے ہیں انبساط پر

آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی امّت نے آج کل
ہر اک قدم رکھا ہے رہِ انحطاط پر

اس پر تعیّشات کے در ہیں کھلے ہوئے
کھل کھیلتی ہے آپ کی امّت نشاط پر

محبوبِ کردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رستہ دکھا دیا
منزل ملے گی چل کے رہِ احتیاط پر

گزرے گا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد سے بخیریت
جب بھی قدم رکھے گا کوئی "پُل صراط" پر

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو کرم کی کوئی انتہا نہیں
محمودؔ! انحصار ہے تیری بساط پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گزارش جو بھی کی محمودؔ مدحت کے حوالے سے
پذیرا ہو گئی آقا ﷺ کی رحمت کے حوالے سے

نبی ﷺ ہیں اَشجعِ عالم، نبی ﷺ ہیں اَفصحِ عالم
وہ یکتا ہیں شجاعت کے، فصاحت کے حوالے سے

اِسی خاطر ہر اک ذی رُوح ہے سرکار ﷺ کا ذاکر
نبی ﷺ کا ذکر ہے قرآں میں رفعت کے حوالے سے

حضورِ سرورِ کونین ﷺ میں مقبول ہوتے ہیں
وہ آنسو جو نکلتے ہیں ندامت کے حوالے سے

مِری فردِ عمل میں صِرف کی تحریر قدرت نے
درودِ پاک کی کثرت عبادت کے حوالے سے

مِرے سرکار ﷺ اِن کو دیکھ لیں، تو خاص کہلائیں
مِرے مجموعہ ہائے نعت نُدرت کے حوالے سے

تِری نعتیں اگر محمودؔ آقا ﷺ سُننا چاہیں گے
یہ اِستحقاق بن جائے گا جنّت کے حوالے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہے گا خادمِ سرکار ﷺ محشر میں بھی باعزّت
جسے اُلفت نہیں سرور ﷺ سے اُس بندے کی کیا عزّت

کبھی سینے پہ رکھتا ہوں، کبھی سر پر بٹھاتا ہوں
مجھے دیتا ہے محبوبِ خدا ﷺ کا نقشِ پا عزت

فَتَرْضٰی اور تَرْضٰهَا سے یہ حق ہو گیا قائم
کہ پاتی ہے خدا سے میرے آقا ﷺ کی رِضا عزت

زیادہ سے زیادہ تھی رسائی طُورِ سینا تک
کسے دی انبیاءؑ میں رب نے تا عرشِ عُلا عزت

ملاقات اس سے شہرِ سرور و سرکار ﷺ میں کر کے
کرے گی نعت گو کی، نعت کے صدقے قضا عزت

یہ تُو کرنا، تو وہ تجھ کو عطا فرمائے گا خالق
جو تکریمِ نبی ﷺ ہے ابتدا، تو انتہا عزت

فقط محمودؔ یہ مدحِ پیمبر ﷺ کا نتیجہ ہے
مِری کرتے ہیں سارے آشنا ناآشنا عزّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سارے آلام و مصائب سے نکلنے کے لیے
ہم مدینے کو چلے جاں سے گزرنے کے لیے

جادۂ الفتِ سرکار ﷺ پہ چلنا ہو گا
منزلِ شہرِ پیمبر ﷺ پہ اُترنے کے لیے

مدحتِ سیّدِ عالم ﷺ ہی کو فوقیّت ہے
ویسے تو ہم کو کئی کام ہیں کرنے کے لیے

ذہن و احساس کو زمزم سے نہلوانا ہے
شہرِ سرکار ﷺ میں رہنے کے، ٹھہرنے کے لیے

حکمِ سرور ﷺ پہ چلو آج کہ کل کو شاید
کفِ افسوس ہی حاصل نہ ہو مَلنے کے لیے

حفظِ ناموسِ نبی ﷺ سب سے ضروری ہے مگر
حوصلہ چاہیے اِس راہ پہ چلنے کے لیے

یوں تو محمودؔ کو جلدی نہیں کوئی اِس میں
شہرِ آقا ﷺ میں ہے تیّار یہ مَرنے کے لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آئیں جو تجھ کو معنیٔ صَلِّ عَلیٰ سمجھ
تُو اس کو لطف و فضلِ رسولِ خُدا ﷺ سمجھ

حمد اور نعت لازم و ملزوم جان لے
مدحِ نبیّ پاک ﷺ کو حق کی ثنا سمجھ

وہ تو شہنشہوں سے کہیں ہیں عظیم تر
آقا ﷺ کے جو گدا ہوں، انھیں مت گدا سمجھ

سرکار ﷺ کو بشر تو فقط وہ سمجھ سکا
محبُوبیت کو جو نہ سمجھ پایا نا سمجھ

عصیاں شعار ہُوں مگر سرکار ﷺ کا تو ہُوں
تو بات کر نبی ﷺ کی، مِرا سر جُھکا سمجھ

مَرنا نبی ﷺ کے شہر میں جینے کی ہے نوید
یہ موت تو ہے، تُو مگر اِس کو بقا سمجھ

جا حاضریٔ شہرِ رسولِ کریم ﷺ کو
محمودؔ خُود کو اِس طرح جنّت رسا سمجھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دم سے ہے سروسامانِ کائنات
ذاتِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے عُنوانِ کائنات

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغیر کوئی شے نہ تھی، نہ ہو
وہ وجہِ کائنات ہیں، وہ جانِ کائنات

غایت نہیں ہے اس کی، سوائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی
یہ جو کھڑا کیا گیا ایوانِ کائنات

اِسرا کو وہ چلے تو نظامِ جہاں رُکا
قائم انھی کے دم سے ہے میزانِ کائنات

ناظم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، مرکزِ نظمِ جہاں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اُن کے لیے لکھا گیا دیوانِ کائنات

احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوائے حمد تلے ہوں گے ضوفگن
جس وقت چاک ہو گا گریبانِ کائنات

محمودؔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کریں تو کریں علاج
بڑھتا ہی جا رہا ہے یہ بُحرانِ کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کریں گے مدد مُرسلِ رب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کی
تو دیکھیں گے چھب حشر میں سب کسی کی

ثنائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ چسکا لگا ہے
کہ تعریف کرتے نہیں لب کسی کی

اُنھیں علم ہوتا ہے حاجت کا اس کی
جُونہی دیکھیں وہ لرزشِ لب کسی کی

بُلائیں گے مہجورِ طیبہ کو طیبہ
وہ دیکھیں گے یہ کیفیت جب کسی کی

جو عظمت بیاں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہُوئی ہے
کلامِ خدا میں وہ ہے کب کسی کی

لکھا لوحِ محفوظ پر دیکھ لینا
کسی کی ثنا، جُنبشِ لب کسی کی

کہیں گے مدینے کو محمودؔ طیبہ
زباں پر نہ آئے گا "یثرب" کسی کی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عمل کا ہم اگر ردِّ عمل پیشِ نظر رکھیں
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ کا ماحصل پیشِ نظر رکھیں

ذرا دل میں نہ لائیں حدّتِ محشر کا اندیشہ
کرمِ آقا ﷺ کا، لطفِ لم یزل پیشِ نظر رکھیں

حبیبِ کبریا ﷺ کا نامِ نامی حرزِ جاں کر لیں
ہر اک پیش آمدہ عُقدے کا حل پیشِ نظر رکھیں

یہ تم جو آج آقا ﷺ پر درودِ پاک پڑھتے ہو
یقینی ہے کہ قُدسی اس کو کل پیشِ نظر رکھیں

کبھی بھولیں نہ سردارِ جہاں ﷺ کے سادہ سے گھر کو
نہ ہم سرمایہ داروں کے محل پیشِ نظر رکھیں

ضروری تو نہیں سرکار ﷺ کے احکام کی رُو سے
کہ جب نیکی کریں تو اس کا پھل پیشِ نظر رکھیں

یہی سوچا ہے بابِ نعت میں محمودؔ احقر نے
کہ جو ہیئت بھی ہو، حُسنِ غزل پیشِ نظر رکھیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ محبوبِ رب ہیں، جو ترانے ہیں، انھی کے ہیں
ہمیں تا مرگ جتنے گیت گانے ہیں، انھی کے ہیں

زمیں پر بھی رسولِ پاک ﷺ ہی کی حکمرانی ہے
سرِ افلاک بھی جتنے ٹھکانے ہیں، انھی کے ہیں

یہی حق ہے، یہی ہے حق شناسی، حق شناسائی
خدا کے جو، جہاں جتنے ٹھکانے ہیں، انھی کے ہیں

یہ ہے آوازِ "اَکْمَلْتُ لَکُمْ" کا معنیٰ و مقصد
کہ روزِ حشر تک جتنے زمانے ہیں، انھی کے ہیں

ہم انساں ہیں، مسلماں ہیں نبیؐ کے لطف و احساں سے
یہ جتنے قرض بھی ہم کو چکانے ہیں، انھی کے ہیں

مُجدِّدؒ، غوثِ اعظمؒ، سُہروردؒ و خواجہ اجمیریؒ
یہ جتنے بھی جہاں میں آستانے ہیں، انھی کے ہیں

وہ وجہِ خلقتِ عالم جو ہیں محمودؔ بے شبہ
تو قدرت کے یہ جتنے کارخانے ہیں، انھی کے ہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قلب ہے آقا ﷺ کا اوصافِ خُدا کا آئنہ
صاف آئینہ ہے میرے مصطفیٰ ﷺ کا آئنہ

آخری پیغامبر ہیں، اوّلِ تخلیق ہیں
یوں نبی ﷺ ہیں ابتدا کا، انتہا کا آئنہ

اور تو کوئی شبِ اسرٰی نہ تھا جو دیکھتا
سامنے تھا آشنا کے، آشنا کا آئنہ

اس میں عکسِ طیبۂ انور ہوا پرتَو فگن
دل کا دل ہے یہ عزیزو، آئنہ کا آئنہ

اپنی صُورت بھی مجھے اچھی نظر آئے کہیں
دیکھ پاؤں میں کہیں اُس نقشِ پا کا آئنہ

ہو گیا ہُوں مستنیرِ نورِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ
ہے شکست و ریخت کے قابل خطا کا آئنہ

نعت کہنے پر کوئی محمودؔ اُکساتا ہے جب
دیکھ لیتا ہُوں دلِ بے مُدّعا کا آئنہ

راجا رشید محمود کے مجموعہ ہائے نعت

1- ورفعنا لک ذکرک: ۲ حمدیں، ۳۷ نعتیں اور ۱۴ مناقب ہیں۔ ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳ (۱۳۶ صفحات)
2- حدیث شوق: ۷۸ نعتیں ہیں۔ ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (۱۷۶ صفحات)
3- منشورِ نعت: اُردو اور پنجابی میں نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۱۹۸۸ (۱۷۶ صفحات)
4- سیرتِ منظوم: نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۹۹۲ (۱۲۸ صفحات)
5- ۹۲ (نعتیہ قطعات): مبسوط دیباچہ۔ ۱۹۹۳ (۱۱۲ صفحات)
6- شہرِ کرم: ۱۹۲+ ۱۴۳ نعتیں، ۱۷۸ فردیات، ۱۶ متفرق اشعار اور ۷۹ قطعات۔ ۱۹۹۶ (۱۹۲ صفحات)
7- مدیحِ سرکار ﷺ: ۹۳ نعتیں اور ۹۳ فردیات۔ ۱۹۹۷ (۱۴۴ صفحات)
8- قطعاتِ نعت: ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات۔ ۱۹۹۸ (۱۱۰ صفحات)
9- حی علی الصلوٰۃ: ایک حمد + ۹۳ نعتیں + ۹۳ فردیات۔ ہر شعر میں درود پاک کا ذکر۔ ۱۹۹۸ (۱۵۴ صفحات)
10- مخمساتِ نعت: دُنیائے نعت میں مخمسات کا پہلا مجموعہ۔ ۵۰ خمسے۔ ۱۹۹۹ (۱۱۲ صفحات)
11- تضامینِ نعت: علامہ محمد اقبالؒ کے ۵۳ اشعارِ نعت پر تضمینیں۔ ۲۰۰۰ (۱۴۴ صفحات)
12- فردیاتِ نعت: ۵۸۰ فردیات۔ اُردو فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۰ (۱۰۸ صفحات)
13- کتابِ نعت: ۲۰۰۰ (۵۳ نعتیں) ۱۱۲ صفحات
14- حرفِ نعت: ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات)
15- نعت: ۵۳ نعتیں۔ ہر شعر میں "نعت" کا ذکر۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ۔ ۲۰۰۱ (۱۱۲ صفحات)
16- سلامِ ارادت: غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ ۲۰۰۱ (۱۰۴ صفحات)
17- اشعارِ نعت: شاعر کا دوسرا اُردو مجموعہ فردیات (۹۶ صفحات)
18- اوراقِ نعت: ۵۳ نعتوں کا ایک اور مجموعہ جس کی پانچ نعتیں مدینہ طیبہ میں کہی گئیں۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات)
19- مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم: ۵۳ نعتوں کا مجموعہ۔ ۲۰۰۲۔ صفحات ۹۶
20- عرفانِ نعت: ۹۳ نعتیں۔ ہر نعت قرآن پاک کے حوالے سے۔ ۲۰۰۲۔ ۱۸۴ صفحات
21- دیارِ نعت: میر تقی میر کی زمینوں میں ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۲۔ صفحات ۱۰۴
22- تسبیحِ نعت: ۱۰۱ نعتیں۔ ۲۰۰۳۔ صفحات ۱۵۲ — 23- صباحِ نعت: ۵۳ نعتیں۔ ۲۰۰۳
24- احرامِ نعت: (۹۳ نعتیں) ۲۰۰۳ — 25- شعاعِ نعت۔ (۹۲ نعتیں)
26- دیوانِ نعت (ردیف وار ۹۳ نعتیں)
27- منتشراتِ نعت۔ (اُردو فردیات کا تیسرا مجموعہ۔ ۵۴۶ فردیات)
28- وارداتِ نعت...... زیرِ تدوین — 29- نعتاں دی اَتّی: (۱۹۸۷) پنجابی مجموعہ نعت
30- حق دی تائید: (۱۹۵۶) پنجابی مجموعہ نعت — 31- ساڈے آقا سائیں ﷺ: (۲۰۰۱) پنجابی مجموعہ نعت

نعتیہ مجموعوں کے علاوہ
راجا رشید محمود کی دیگر مطبوعات

(1) منظومات (نعتیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵۔ ۱۶۰ صفحات (2) راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں) ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱۔ ۹۶ صفحات (3) پاکستان میں نعت (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۳۔ ۲۲۴ صفحات (4) غیر مسلموں کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۳۔ ۴۴۰ صفحات (5) خواتین کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۵۔ ۳۳۶ صفحات (6) نعت کیا ہے؟ ۱۹۹۵۔ ۱۱۲ صفحات (7) اُردو شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول۔ ۱۹۹۶۔ ۴۰۸ صفحات (8) اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم۔ ۱۹۹۷۔ ۴۴۰ صفحات (9) مدحِ رسول ﷺ (انتخاب نعت۔ بچوں کیلئے) ۱۹۷۳۔ ۱۹۸ صفحات (10) نعتِ خاتم المرسلین ﷺ (انتخاب) ۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳۔ ۱۶۴ صفحات (11) نعتِ حافظ (حافظ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷۔ ۷۶ صفحات (12) قلزمِ رحمت (امیر مینائی کی نعتوں کا انتخاب۔ ۱۹۸۷۔ ۹۶ صفحات (13) نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ مبسوط مقدمے کے ساتھ) ۱۰۲۷ نعتیہ منظومات۔ ۱۹۹۳۔ بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات (14) نزولِ وحی (تحقیق) ۱۹۹۸۔ ۱۳۲ صفحات (15) شعب ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۱۹۹۹۔ ۲۱۶ صفحات (16) تسخیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ۔ ۱۹۹۳۔ ۲۵۶ صفحات (17) حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ ۱۹۹۵۔ ۲۵۶ صفحات (18) میرے سرکار ﷺ۔ ۱۹۸۷۔ ۱۴۴ صفحات (19) حضور ﷺ اور بچے۔ ۱۹۹۳۔ ۱۱۲ صفحات (20) درود و سلام۔ دس ایڈیشن۔ ۱۲۸ صفحات (21) قرطاسِ محبت۔ ۱۹۹۲۔ ۱۴۴ صفحات (22) میلادِ مصطفیٰ ﷺ۔ ۱۹۹۱۔ ۴۸ صفحات (23) عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت ﷺ۔ ۱۹۹۱۔ ۳۲ صفحات (24) احادیث اور معاشرہ۔ چار ایڈیشن۔ ۱۹۲ صفحات (25) ماں باپ کے حقوق۔ دو ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (26) حمد و نعت۔ ۱۹۸۸۔ ۲۲۴ صفحات (27) میلاد النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸۔ ۳۳۶ صفحات (28) مدینۃ النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸۔ ۲۲۴ صفحات (29) سفرِ سعادت منزلِ محبت۔ ۱۹۹۲۔ ۲۲۴ صفحات (30) دیارِ نور۔ ۱۹۹۵۔ ۱۱۲ صفحات (31) سرزمینِ محبت۔ ۱۹۹۹۔ ۱۱۲ صفحات (32) اقبال و احمد رضا۔ چار ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات (33) اقبال قائد اعظم اور پاکستان۔ دو ایڈیشن۔ ۱۶۰ صفحات (34) قائدِ اعظم افکار و کردار۔ ۱۹۸۵۔ ۱۶۰ صفحات (35) تحریکِ ہجرت۔ ۱۹۲۰۔ تین ایڈیشن۔ ۴۶۴ صفحات (36) ترجمہ خصائص الکبریٰ (37) ترجمہ فتوح الغیب (38) ترجمہ تعبیر الرؤیا (39) نظریہ پاکستان اور نصابی کتب۔ ۱۹۷۱۔ ۴۶۴ صفحات (40) مناقب سید ہجویرؒ (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۲۔ ۷۲ صفحات۔ (41) سخن نعت۔ ۲۰۰۲۔ ۲۴۰ صفحات (42) حمدِ خالق (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۳۔ ۲۳۲ صفحات (43) مناقب داتا گنج بخشؒ (انتخاب و تدوین) مشمولہ معارف اولیا۔ ۲۰۰۳۔ ۷۰ صفحات (44) طرحی نعتیں۔ حصہ اول (انتخاب و تدوین) ۲۰۰۳۔ ۱۰۴ صفحات (45) طرحی نعتیں: حصہ دوم۔ ۲۰۰۳۔ ۱۸۶ صفحات (46) مناقب خواجہ غریب نوازؒ (انتخاب و تدوین) زیر طبع

☆☆☆☆☆

اخبارِ نعت

سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل

1- "سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل" (محکمہ اوقاف پنجاب) کے زیرِ اہتمام نئے سال کے پہلے دن یکم جنوری ۲۰۰۴ (جمعرات) کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال (ناصر باغ) میں تیسرے سال کا پہلا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ پروفیسر افضال احمد انور (جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد) کی صدارت میں ہوا۔ پروفیسر خالد مسعود ملک (ڈائرکٹر پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور) اور ریاض احمد مفتی ایڈووکیٹ (گجرات) مہمانانِ خصوصی تھے۔ غضنفر علی جاوید چشتی (گجرات) مہمان شاعر کے طور پر شریکِ مشاعرہ تھے۔ حافظ محمد صادق نے تلاوت قرآن مجید کی سعادت حاصل کی۔ "سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل" کے چیئرمین راجا رشید محمود حسبِ روایت ناظمِ مشاعرہ تھے۔

صاحبِ صدارت، مہمان شاعر اور ناظمِ مشاعرہ کے علاوہ محمد بشیر رزمی، رفیع الدین ذکی قریشی، روشن دین نیّر (سمندری)، حریم حیدر، رضا عباس رضا، محشر زیدی، اکرم سحر فارانی (کاموکے)، یونس حسرت امرتسری، عزیز کامل، ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی، منیر حسین عادل (سمندری)، صادق جمیل، ضیا نیر، محمد لطیف، خواجہ محمد سلطان کلیم، حافظ محمد صادق، طفیل اعظمی، ایوب رنجی، سید محمد اسلام شاہ، ڈاکٹر کاظم علی کاظم، اعجاز فیروز اعجاز، بابو محمد رمضان شاہد (گوجرانوالا)، منصور فائز اور عبدالقیوم قریشی کی طرحی نعتیں سامنے آئیں۔

عبدالقیوم خاں طارق سلطانپوری (حسن ابدال)، تنویر پھول (کراچی)، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، محمد حنیف نازش قادری (کاموکے)، محمد اشرف شاکر (سمندری) اور رفاقت سعیدی (کاموکے) خود نہ آسکے، ان کی نعتیں ناظمِ مشاعرہ نے پڑھ کر سنائیں۔ پروفیسر ظہیر کنجاہی (راولپنڈی) کی نعت مشاعرے کے دوسرے دن ڈاک کے ذریعے وصول ہوئی۔

طفیل ہوشیار پوری ۴ جنوری ۱۹۹۳ کو اپنے ربِّ کریم سے جاملے تھے، ان کا یہ مصرع طرح کے لیے دیا گیا تھا:

"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

اس پروگرام کی یہ صورتیں نظر آئیں:

پروفیسر افضال احمد انور (فیصل آباد): نس نس بنی ہے بانسری جیسی رسول ﷺ کی
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
رگ رگ میں رچ گئی ہے جو نکہت درود کی
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
ہر دم مرا ہو عشقِ شہِ دیں ﷺ میں یوں بسر
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
انور وہ میرے دل ہی میں رہتے ہیں' اس لیے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

غضنفر علی جاوید چشتی (گجرات): یا رب! جو دی ہیں سانسیں تو اتنا کرم بھی کر
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

طارق سلطانپوری (حسن ابدال): قائم ہو ان سے ربطِ محبت کچھ اس طرح
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

اکرم سحر فارانی (کاموں کے): گوشِ تصورات میں ہیں ان کی آہٹیں
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

صادق جمیل: یا رب! مجھے سماعتیں وہ انتہائی دے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

عزیز کامل: اس واسطے بھی تیز ہیں کچھ دل کی دھڑکنیں
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

منیر حسین عادل (سمندری): حق تو یہی ہے' عشق میں ایسی ہو انتہا

"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

یونس حسرت امرتسری: ہر ایک حصہ جسم کا "صلِّ علیٰ" پڑھے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

محمد حنیف نازش قادری (کاموں کے): مولا! مری حیات کو ایسی بھلائی دے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

خواجہ محمد سلطان کلیم: ہو اس طرح کلیم فنا ان کے عشق میں
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

محمد اشرف شاکر (سمندری): شاکر ثنا میں آپ کی' ایسا تو محو ہو
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

تنویر پھول (کراچی): ان دھڑکنوں میں دل کی' شہِ دیں ﷺ کا نام ہو
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

حریم حیدر: اے مومنو! تقاضۂ ایمان ہے یہی
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

محمد بشیر رزمی: خوشبو میں نور' نور میں خوشبو دکھائی دے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

رفاقت سعیدی (کاموں کے): ہو جاؤں میں بھی ایسا پیاسا حضور ﷺ کا
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

پروفیسر زہیر کنجاہی (راولپنڈی): مدحت کہوں جو آپ کی' ایسا لگے مجھے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

روشن دین کیفی (سمندری): جب روضۂ رسول ﷺ کا منظر دکھائی دے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

رضا عباس رضا: ہے راس سے بڑھ کے اور کوئی نعمتِ خدا
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

ایّوب زخمی: سرشار اِس قدر ہوں میں حُبِّ رسول ﷺ میں
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

ڈاکٹر کاظم علی کاظم: دل کی رگوں سے دھڑکنوں میں گونجتے ہوئے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

محمد رمضان شاہد (گوجرانوالا): آنکھوں میں نور، قلب میں کیف و سرور ہو
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

رفیع الدین ذکی قریشی: یا رب! جو سانس آئے تو آئے وہ اس طرح
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
جب تک ہے دم میں دم مرے یا رب! ہے التجا
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
زندہ رہو تو اس طرح زندہ رہو ذکی
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

محمد لطیف: ہوجائے میرے قلب کی کیفیت اس طرح
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
مصروف دل ہو اِس طرح مدحِ رسول ﷺ میں
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

طفیل اعظمی: دھڑکن کی لے پہ نامِ محمد ﷺ سنائی دے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
نس نس سے اُٹھ رہی ہے مہک ان کے نام کی

"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

اعجاز فیروز اعجاز: اللہ! مجھ حقیر کو وہ پارسائی دے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
اعجاز جی رہا ہوں یہ خواہش لیے ہوئے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

ضیا نیّر: یوں کھول دے دریچے سماعت کے یا خدا!
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
کچھ بھی پڑے نہ اور مرے گوشِ ہوش میں
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
کر دے عطا وہ ذوقِ حضوری کہ دفعتاً
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
یہ کائنات صدقۂ خیر الانام ﷺ ہے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
یہ کائنات جسم، اِس کی جاں حضور ﷺ ہیں
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا): روح و بدن مدام پکاریں نبی نبی ﷺ
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"
ہر بات میں ہو ذکرِ پیمبر ﷺ کی چاشنی
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

ڈاکٹر انجم فاروقی: یا رب! مجھے حضور ﷺ کا چہرہ دکھائی دے
"ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے"

میں دل سے چاہتا ہوں خدا کی قسم یہی
''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''

حافظ محمد صادق

نعتِ نبی ﷺ زبان پر جب سے ہے صبح و شام
''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''
پاؤں ہدایت اس طرح سیرت سے آپ کی
''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''

سید محمد اسلام شاہ:

''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''
ہو سانس آخری تو محمد ﷺ دکھائی دے
''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''
اور رات دن حضور ﷺ کی مدحت سرائی دے

عبدالقیوم قریشی:

''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''
مومن نہ کیوں غلامِ محمد ﷺ دکھائی دے
اس طرح عصرِ غیر سے مجھ کو رہائی دے
''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''

راجا رشید محمود:

تجھ کو خدا جو حسنِ سماعت عطا کرے
''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''
جس کی نگاہ اُسوۂ کامل پہ ہو اسے
''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''
لاسلکی دل کے کان سے جو سن سکے، اسے
''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''
اَنفاس کی ہے آمد و شُد اس لیے عزیز

''ہر سانس میں پیامِ محمد ﷺ سنائی دے''

2- تیسرے سال کا دوسرا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ ۵ فروری ۲۰۰۴ (جمعرات) کو نمازِ مغرب کے بعد چوپال (ناصر باغ) میں ہوگا۔ مصرع طرح یہ ہے:

''اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں''
(صوفی فضل الدین فدا کھیم کرنی)

3- ۲۰۰۴ کے باقی مشاعروں کے لیے مصرع ہائے طرح یہ ہیں:

فروری: اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں (فدا کھیم کرنی)
مارچ: اے روحِ نشاطِ قلب و نظر سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ (ستار وارثی)
اپریل: نعتِ محبوبِ داور ﷺ سند ہو گئی (منور بدایونی)
مئی: ذکرِ حبیبِ کبریا ﷺ جذب و اثر کی آبرو (عزیز حاصلپوری)
جون: حُسن بہ حسن، رخ بہ رخ، جلوہ بہ جلوہ، ہو بہو (درد کاکوروی)
جولائی: متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد (ساغر صدیقی)
اگست: نہیں ہے طور بلند ان کے آستاں کی طرح (شہاب دہلوی)
ستمبر: سارے نبیوں میں اُونچا مقام آپ کا، سب پہ
لازم ہوا احترام آپ ﷺ کا (بیکس فتح پوری)
اکتوبر: ان کو شبِ الست کا بدرُ الدُجیٰ کہوں (راجہ محمد عبداللہ نیاز)
نومبر: شبِ معراج پردہ اُٹھ گیا رُوئے حقیقت کا (محمد دین تاثیر)
دسمبر: یہ دُنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے (حفیظ جالندھری)

☆☆☆☆☆

LRL:157

اهم یہ نہیں کہ آپ کیا کھاتے ہیں

بلکہ اہم یہ ہے کہ

آپ کتنا ہضم کرتے ہیں

صحت مند رہنے کے لیے صرف یہی ضروری نہیں کہ آپ کیا کھاتے ہیں، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کا معدہ غذا کو صحیح طور پر ہضم کرکے جزوِ بدن بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے یا نہیں۔

دائمی قبض، سینے کی جلن (تیزابیت)، گیس، پیٹ کا درد، قے یا متلی کی کیفیت اس بات کی علامتیں ہیں کہ آپ کا ہاضمہ دُرست نہیں۔

کھانے پینے میں احتیاط برتیے۔ مرغن اور مرچ مسالے دار کھانوں سے پرہیز کیجیے اور پابندی سے نئی کارمینا لیجیے۔

ہمدرد کی نئی کارمینا تیزابیت اور گیس کے مریضوں کے لیے بھی بے ضرر اور یکساں مفید ہے۔

خوش ذائقہ **نئی کارمینا**

ہاضمہ دُرست، صحت بحال

www.hamdard.com.pk

Adarts-2001